تعمیرِ حیات

لکھنؤ

پندرہ روزہ

مجلس صحافت و نشریات ۔ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

| جلد نمبر ۲۵ | ۲۵ اپریل ۱۹۸۸ء مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ | شمارہ ۱۲ |

اداریہ

شمس الحق ندوی

اپنی بات

دس مارچ کے شمارہ میں دینی مکاتب اور سرکاری اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں اور نوجوانوں کے لئے دینی تعلیم اور اردو پڑھانے کے لئے خارجی انتظام کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ دراصل تعمیری اور ٹھوس کام سنجیدگی، لگن اور تھوڑے سے ایثار و قربانی نیز استقامت کے متقاضی ہوتے ہیں، اس طرح کے کاموں کے نتائج ذرا دیر میں سامنے آتے ہیں لیکن ان کی جڑیں مضبوط و مستحکم ہوتی ہیں ہمارے اس عہد کی ایک یہ بھی بیماری ہے کہ ہر کام میں شور و شر اور مظاہرہ مقدم ہوتا ہے جس کام میں یہ نہ ہو اس میں طبیعت چلتی نہیں۔ لیکن اگر ہمیں قوم کی تعمیر کرنی ہے اس کی کمزوریوں کو دور کرنا ہے تو کام اسی طرح کرنا ہوگا، ہر شہرت و ناموری سے بالاتر ہو کر اپنی جدید نسل کے تعلیمی و تربیتی پہلو کی طرف توجہ دینی ہوگی، اس کے دینی شعور اور احساس ذمہ داری کو بیدار کرنے کے لئے خاموش اور بے لاگ خدمت کرنی ہوگی۔ اگر ہم تھوڑی ہمت سے کام لیں اور ایثار و قربانی کے ساتھ اس کام میں لگ جائیں تو بتائید خداوندی قوم کو پستی سے اٹھانے کا کام آسان ہو جائے گا کوئی بھی قوم تعلیم میں پسماندہ ہو تو اس کا اٹھانا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوتا ہے۔ اس کو مشتعل کر کے ہنگامہ تو بپا کیا جا سکتا ہے لیکن ایک باوقار و بامقصد قوم کی طرح انسانیت کے درد کا درماں اور عالم انسانی کے لئے رحمت اور امن و سلامتی کا پیامبر نہیں بنایا جا سکتا۔ الحمد للہ کہ یہ کام انفرادی و جزوی طور پر کہیں کہیں ہو رہا ہے جو دوسروں کے لئے نمونہ اور باعث تقویت ہے اور اس سے بڑا سبق لیا جا سکتا ہے اگر تھوڑی سی ہمت اور حوصلہ ہو۔

گجرات کے بعض علاقوں میں مسلمانوں کا ـ دو طبقہ دور دراز گاؤں میں اپنے غیر مسلم ہموطنوں کے ساتھ رہتا ہے غربت و جہالت اور اکثریت کے ساتھ خلا ملا کے سبب اسمیں اس کا شعور کم ہے کہ اپنے بچوں کی دینی تعلیم کا نظم کرے اور اگر کچھ شعور بھی ہو تو غربت مانع ہوتی ہے، ۷ مارچ ۸۸ء کو مولانا غلام محمد نور گت صاحب کی دعوت پر گجرات ترکیسر کا ایک بہت مختصر سفر ہوا۔ مولانا نور گت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ ہمت و حوصلہ عطا فرمایا ہے کہ وہ ایک طویل عرصہ سے ایسے علاقوں میں مکتب قائم کرتے اور ان مکاتب کی دوست و احباب کے تعاون سے کفالت کرتے ہیں جہاں کے مسلمان پسماندہ و غربت زدہ ہیں، لیکن بعض گاؤں ایسے ہیں جہاں کے مسلمانوں کے ایک ہی دو گھر ہیں جہاں مستقل مکتب قائم کرنا تو مشکل ہے اور اکثریت کے ساتھ رہتے رہتے ان مسلمانوں کا دینی شعور بھی مردہ ہو چکا ہے ایسے بچوں کیلئے مولانا موصوف نے "بچوں کا گھر" کے نام سے الگ مکتب چلانے کا اہتمام کیا ہے اس طرح کہ اس مکتب میں بورڈنگ ہاؤس بھی ہے اس میں ایسے مسلمانوں کے بچے جو غریب اور دور دراز ہیں، ان کی خوشامد کر کے لائے جاتے ہیں اور ان کے کھانے کپڑے کا بار اٹھا کر ان کو تعلیم دی جاتی ہے، حسب ضرورت بعض خاص حالات میں ان کے والدین کا بھی مالی تعاون کر دیا جاتا ہے۔ سرکاری تعلیم چونکہ لازمی ہے اس لئے اسی مدرسہ میں اسکول کے وقت سرکاری اساتذہ آکر ان بچوں کو عصری تعلیم دیتے ہیں۔ باقی اوقات میں قرآن مجید، اردو اور دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے مدرسہ میں ایک مسجد بھی ہوتی ہے جس میں باقاعدہ نماز اور دینیات کی پوری تربیت دی جاتی ہے۔ بچوں کے اس گھر میں صرف بچے ہی نہیں بلکہ چھوٹی عمر کی بچیاں بھی ہوتی ہیں جن کے رہنے کھانے و دیگر ضروریات کا نظم الگ ہوتا ہے ایک معمر خاتون ان بچیوں کی اتالیق ہوتی ہیں، اس طرح سے ان دور دراز گاؤں کے بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے

نگران اعلیٰ
مولانا ابو العرفان ندوی

مجلس ادارت

شمس الحق ندوی
محمود الازہار ندوی

خط و کتابت کا پتہ
منیجر تعمیر حیات، پوسٹ بکس ۹۳
ندوۃ العلماء، لکھنؤ
انڈیا

زر تعاون

سالانہ : پینتیس ۳۵ روپے
ششماہی : پچیس ۲۵ روپے
فی پرچہ : ایک روپیہ ۵۰ پیسے

بیرون ملک

بحری ڈاک، جلد ڈاک : ۱۰ ڈالر

فضائی ڈاک

ایشیائی ممالک : ۲۰ ڈالر
افریقی ممالک : ۲۰ ڈالر
یورپ و امریکہ : ۲۰ ڈالر

نوٹ
ڈرافٹ سکریٹری مجلس صحافت و نشریات لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔

اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ لہذا آپ اگر یہ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا یہ خادم، ندوۃ العلماء کا ترجمان آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے تو سالانہ چندہ مبلغ پینتیس ۳۵ روپے ارسال فرمائیے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ چندہ یا خط بھیجتے وقت اپنا خریداری نمبر لکھنا نہ بھولیں

حرم شریف کا تقدس اور اس کی حفاظت

مولانا محمد رابع حسنی ندوی صدر شعبہ عربی ندوۃ العلماء

اسلام کی عبادات میں خاص طور پر حج وہ عبادت ہے جس کو مکہ مکرمہ اور اس کے آس پاس کی جگہوں کے ساتھ مربوط کر دیا گیا ہے، ان جگہوں سے ہٹ کر یہ عبادت نہیں ادا کی جا سکتی، عرفات کا وقوف مشعر حرام میں قدرے وقفہ اور منیٰ میں قیام پھر جمرات ثلاثہ پر کنکری مارنا اور مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنا اور پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا یہ ضروری عبادات حج ہیں، ان کو ان کی جگہوں سے ہٹا کر کرنا، نہ صرف یہ غلط ہے بلکہ باعث گناہ ہے، پھر مسجد بیت اللہ کے جوار میں مقام ابراہیم ہے زمزم کا چشمہ ہے، حجر اسماعیل ہے، اس کے اندر حطیم ہے، یہ سب وہ جگہیں ہیں، جن سے عبادات کے الگ الگ اعمال وابستہ ہیں، اسی طرح مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی شریف ہے، اس کے اندر روضہ جنت ہے، آرام گاہ رسول ہے، اور مسجد قبا ہے، جو اسلام کی پہلی تعمیر کردہ مسجد ہے، ان کے علاوہ دسیوں ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں ایک مسلمان اپنے دینی تصور کے لیے تقویت، اور روح کے لیے تسکین حاصل کرتا ہے، اسی طرح حرمین شریفین کے ان پاکیزہ مقامات و آثار کی حیثیت دنیا کے دیگر آثار و مقامات کی طرح صرف تاریخی نہیں کہ ان کا احترام اور حفاظت کیا جانا کافی ہو۔ ان مقامات کے احترام اور ان سے ربط و تعلق کا حکم باقاعدہ مذہبی حیثیت سے دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ

(کہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی عظمتوں کو جو بجا لائے تو یہ دلوں کے تقویٰ اور لحاظ کی بات ہے)

اور فرماتا ہے:

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

(اور مقام ابراہیم کے پاس نماز کی جگہ بناؤ)

اور فرماتا ہے:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

(بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں ہیں، چنانچہ جو حج کرے یا عمرہ کرے اس کے لیے حرج نہیں کہ ان دونوں کا چکر لگائے)

حرم مدینہ طیبہ میں ایک طرف قبا کی مسجد کے لیے قرآن مجید میں ذکر آیا کہ:

لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَنْ تَقُومَ فِيهِ

(البتہ وہ مسجد، پہلے روز سے تقوے پر جس کی بنیاد رکھی گئی ہے، زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں)

اور مسجد نبوی کے روضۂ جنت کے بارہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة (کہ میرے مکان اور میرے منبر کے درمیان کا خطہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے)

اور مدینہ طیبہ کے بارے میں فرمایا:

إن الإيمان ليأرز إلى المدينة كما تأرز الحية إلى جحرها،

(کہ ایمان مدینہ میں اس طرح سمٹ کر آ جائے گا جس طرح سانپ سمٹ کر اپنے بل میں آ جاتا ہے۔)

پھر وہ مساجد جو اپنی منفرد خصوصیات کی بناء پر اپنی علاحدہ اہمیت رکھتی ہیں، ان میں مدینہ طیبہ کی مساجد خمسہ ہیں، مسجد جمعہ اور مسجد غمامہ بھی ہیں اسی طرح کی متعدد یادگاریں، ایمان کو تازہ کرنے والی اور روح کو بیدار کرنے والی ہیں، کیونکہ ان میں سے ہر ایک کا رسول مقبول کے کسی عمل و اہتمام سے، یا دین کے کسی خاص حکم سے ربط و تعلق رہا ہے

ان سب مقامات و آثار کو کم از کم ان کی بنیادی شکل میں باقی رکھنا، ان کا احترام قائم رکھنا، وہاں کے منتظم کے لیے ضروری ہے۔ اور خاص طور پر جب کہ ان دونوں علاقوں کو حرم قرار دیتے ہوئے ان کے آداب بتلائے گئے ہیں، ان دونوں محترم علاقوں میں کافر کا داخلہ ممنوع ہے کیونکہ کافران کے احترام کی بنیادی قابلیت سے ہی محروم ہیں، مسلمانوں کے لیے نہ صرف ان میں جانا جائز و باعث برکت ہے بلکہ وہاں اس کے اعمال کا ثواب بہت بڑھ جاتا ہے اور وہاں کے ادب کا لحاظ ضروری ہو جاتا ہے ان علاقوں کے بارہ میں خصوصی احترام کا جب سے حکم دیا گیا، اس وقت سے یہ علاقے برابر احترام کا مرکز بھی رہے ہیں وہاں کے رہنے والوں اور عرب جزیرہ نما کے اطراف و اکناف میں رہنے والوں نے، اس کے اس احترام کا برابر خیال رکھا ان کے مذہب، اخلاق اور بہت سے معاملات میں زمانہ کے اثر سے فرق آتا رہا۔ لیکن بیت اللہ شریف اور اس کے خصوصی علاقے کے احترام کو انھوں نے کبھی نظر انداز نہیں کیا، حرم بیت اللہ کے احترام اور اس کے مرکز امن و امان ہونے سے، وہاں کے باشندوں نے فائدہ بھی اٹھایا اور اطراف و اکناف کے رہنے والوں نے اس کا پورا خیال رکھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے باشندگان مکہ پر اپنے اس احسان کا ذکر فرمایا ہے:

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا

(اور یاد کرو کہ ہم نے بیت اللہ کی جگہ کو لوگوں کے آنے کی اور امن کی جگہ بنایا، وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ـ (لوگ اس کے باہر اطراف سے اچک لیے جاتے ہیں۔)

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ

اس آیت میں قریش کو حکم دیا گیا کہ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک سے بچنے کے لیے کھانا دیا، اور خوف سے بچنے کے لیے امن کی جگہ دی

اللہ رب العزت نے اس علاقہ کے امن و امان کی حفاظت کا انتظام فرمایا۔ جب اس کے متولی قوی رہے تو اس کی حفاظت ان کے ذریعہ کرائی اور جب کبھی ان کی استطاعت اس کی حفاظت سے کم رہی تو غیب سے اس کی حفاظت کا انتظام فرمایا، چنانچہ عہد جاہلیت میں ایک یمنی بادشاہ نے حرم پر فوج کشی کا ارادہ کیا کہ اس کو اپنے اقتدار میں لے کر وہاں اگر کوئی دولت ہو تو اس پر قابض ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایسے ناصح اور مشیر مہیا فرمائے کہ جنھوں نے اس کو اس حرکت کے برے انجام سے ڈرایا اور وہ باز آ گیا۔ بلکہ اس نے وہاں ہدایا بھیجے اور پھر جب ابرہہ نے اس برے کام کا بیڑا اٹھایا اور منع کرنے والوں کے مشوروں کو نظر انداز کرتا ہوا، حرم کے قریب پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے ذریعہ اس کو تہس نہس کر دیا اور قیامت تک یہ اشارہ دے دیا کہ حرم کے امن و استقرار کو خراب کرنے کا ہر ارادہ، اسی طرح برے کیفر کردار کو پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ

(اور جو اس علاقے میں بددینی زبردستی کے ساتھ کرے گا ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے۔)

اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدس علاقے کے حدود کا باقاعدہ تعین فرمایا ہے جن میں داخل ہونے والے کے لیے آداب مقرر کیے گئے ہیں۔ چنانچہ ان میں عبادت کی غرض سے داخل ہونے والے کو ایک ایسا لباس پہننا ہوتا ہے جس میں سادگی اور ایک کی دوسرے کے ساتھ یکسانیت اور تواضع اور مسکنت کا انداز مضمر ہے۔ دو سیدھی سادی چادروں سے اپنے کو ڈھک کر، رب حرم کے اس خاص علاقے میں اس کا ہر بندہ لبیک کہتا ہوا حاضری دیتا ہے۔ حاضر ہوں اے پروردگار حاضر ہوں، تعریف بھی تیری اور احسان بھی تیرا ہے اور بادشاہت بھی تیری، تیرا کوئی شریک نہیں۔ حرم کے حدود میں داخل ہونے والے کو وہاں کی گھانس تک کو کاٹنا، وہاں کسی جانور تک کو ایذا پہونچانا منع بتایا گیا ہے۔ حرم ایک بے حد عزت کا مقام ہے اس کا ادب اور اس کی حفاظت ہر مسلمان پر واجب ہے، وہاں کے امن کو قائم رکھنے کی فکر ہر ایک پر ضروری ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

حوصلہ مندانہ کام کرنے کا اللہ تعالیٰ نے مولانا نور گت صاحب کو ذوق و جذبہ دیا ہے اس طرح کے دو "بچوں کے گھر" دیکھنے کا موقع ملا اور نہایت خوشی و مسرت ہوئی۔ مولانا نور گت صاحب جو دار العلوم ندوۃ العلماء کے رکن شوریٰ بھی ہیں۔ ایک عرصہ سے خواہشمند تھے کہ ان دونوں مدرسوں کے کسی سالانہ جلسہ میں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ کو بلاتے اور اس طرح جوار کے لوگوں کو بھی استفادہ کا موقع ملتا اور حضرت مولانا کی دعائیں بھی ملتیں لیکن مولانا مدظلہٗ کی مصروفیات اور عوارض نے اس کا موقع نہ دیا تو مولانا نور گت صاحب نے مجبوراً حضرت مولانا مدظلہ کے بعض نیازمندوں ہی کی آمد و شرکت کو غنیمت جانا۔ چنانچہ مولانا سید محمد مرتضیٰ صاحب ناظم کتب خانہ دار العلوم ندوۃ العلماء جن سے مولانا کے برسوں سے تعلقات ہیں کی سرکردگی میں راقم سطور اور عزیز و ہونہار نوجوان داعی مولوی سلمان حسینی ندوی سلمہ ان جلسوں میں شریک ہوئے اور مدرسہ کے نظم و ضبط اور لوگوں کا ان سے تعلق دیکھ کر نہایت مسرت ہوئی جلسوں میں قرب و جوار کے علماء بھی شریک ہوئے اور دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

اسی طرح تر کیسر سے تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلہ پر "اکل کوا" نامی ایک گاؤں میں قائم مدرسہ اشاعت العلوم جس کے مہتمم نوجوان و حوصلہ مند عالم غلام محمد صاحب وستانوی ہیں، جانے اور دیکھنے کا اتفاق ہوا یہ نوجوان عالم مولانا نور گت صاحب کے شاگرد رشید ہیں اور اس بڑے دار العلوم کے علاوہ تقریباً ستر مکتب چلا رہے ہیں کئی "بچوں کے گھر" بھی جن کا اوپر ذکر ہوا چلا رہے ہیں۔

ان سطور کے لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہمارے قارئین اس نمونہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے اپنے علاقوں میں ہمت و حوصلہ کے ساتھ مکاتب کا نظام چلانے کی فکر کریں اور اسکولوں میں پڑھنے والے نوجوانوں کے لئے شبینہ اسکول چلائیں یا جو بھی اس کی مناسب شکل ہو اپنائیں۔ خدا کی مدد و نصرت صرف اونچے خیالات اور منصوبوں پر نہیں آتی بلکہ اپنی طاقت و قوت بھر حرکت شروع کرنے کے بعد آتی ہے لہٰذا ہمیں خدا کے نام سے اس کام کو جتنا بھی ہو رہا ہے، شروع کر دینا چاہئے۔ یہی صورت ہے اپنی نئی نسل کے دین و ایمان کی حفاظت کی اور امت مسلمہ کو اس کا کھویا ہوا مقام یاد دلانے اور عالم انسانیت کو پیام امن سنانے کی۔

اپنے قارئین سے

رمضان المبارک کے مشاغل پھر ادھر عید کی چھٹیوں کے سبب کتابت و طباعت کے سلسلے میں مشکلات کے پیش نظر یہ ضروری معلوم ہوا کہ تعمیر حیات کا ۱۰ اور ۲۵ رمئی کا شمارہ مشترکہ نکال دیا جائے۔ اگر مقررہ تاریخوں سے لیٹ ہو ہمارے قارئین ۱۰ رمئی کے شمارہ کا انتظار نہ فرمائیں۔ شمارے کی قیمت ۲ روپئے ہوگی اور حضرت سید احمد شہید کی تحریک کا اثر اردو زبان پر" "نتیجہ امتحان سالانہ" کی وجہ سے دوسری قسط شائع نہیں ہو رہی ہے

(ادارہ)

گذارش

خط و کتابت نیز منی آرڈر کرتے وقت اپنا خریداری نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولیں خریداری نمبر یاد نہ ہونے کی صورت میں کم سے کم جس نام سے آپ کا رسالہ جاری ہے اس کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ منی آرڈر کوپن پر صاف خوشخط پتہ لکھیں اگر جدید خریدار ہوں تو اس کی صراحت ضرور کر دیں جواب طلب امور کے لئے جوابی خطوط ارسال کریں۔ شکریہ — منیجر

جشنِ قرآنی منانے کا مہینہ آگیا

محمد قمر الدین قمرؔ رام نگری

بختِ خفتہ کو جگانے کا مہینہ آگیا
نیکیوں کے لہلہانے کا مہینہ آگیا
نعتِ پیغمبر سنانے کا مہینہ آگیا
آگیا سحری جگانے کا مہینہ آگیا
شمعِ عرفانی جلانے کا مہینہ آگیا
دل سے تاریکی مٹانے کا مہینہ آگیا
نغمۂ توحید گانے کا مہینہ آگیا
سازِ الا اللہ بجانے کا مہینہ آگیا
سال بھر سے جس کی آمد کے تھے ہم سب منتظر
روزہ رکھنے اور کھلانے کا مہینہ آگیا
آمدِ رمضاں سے سب کے دل نہ ہوں مسرور کیوں
بگڑی قسمت کے بنانے کا مہینہ آگیا
ہو مبارک مومنو فصلِ بہارِ مغفرت
خار کو بھی گل بنانے کا مہینہ آگیا
گونجتی ہے ہر طرف اللہ اکبر کی صدا
دین کا ڈنکا بجانے کا مہینہ آگیا
اللہ اللہ یہ تراویح و تہجد کی بہار
مسجدوں کے جگمگانے کا مہینہ آگیا
اشک کے دریا بہا کر توبہ استغفار سے
آتشِ دوزخ بجھانے کا مہینہ آگیا
ہر طرف آیا ہوا ہے نیکیوں پر پھر شباب
شر کو دنیا سے مٹانے کا مہینہ آگیا
ہاں پڑھو اے مومنو! قرآن ذوق و شوق سے
جشنِ قرآنی منانے کا مہینہ آگیا
ہیں درِ جنت کھلے دروازۂ دوزخ ہیں بند
منہ شیاطیں کے چھپانے کا مہینہ آگیا
دین کے گلشن میں ہر آئی ہوئی تازہ بہار
نیکیوں کے گل کھلانے کا مہینہ آگیا
رحمتوں میں آج کل ڈوبی ہوئی ہے صبح و شام
رحمتوں میں ڈوب جانے کا مہینہ آگیا

مغفرت کے ہیں ایام مبارک اے قمرؔ
بخشش و انعام پانے کا مہینہ آگیا

بقیہ رمضان کا آخری عشرہ

زیادہ عبادت میں کوشش اور جد و جہد کرتے تھے اور اس کے آخری دس دنوں میں دوسرے تمام دنوں سے زیادہ (مسلم)

(۵) حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے اور کمر کس لیتے تھے (اور دعا و عبادت وغیرہ میں) بہت جد و جہد کرتے تھے (بخاری)

مسز اندرا گاندھی کے نام

ایک تاریخی خط

* مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

ذیل کی سطور میں ہم ہندوستان کی سابق پرائم منسٹر مسز اندرا گاندھی کے نام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ کا وہ خط پیش کر رہے ہیں جو مولانا نے ۲۴/ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو لکھا تھا خط پہونچنے سے قبل پرائم منسٹر کے قتل کا واقعہ پیش آگیا اور یہ خط وہ نہیں دیکھ سکی تھیں۔ یہ خط اگرچہ ساڑھے تین سال قبل لکھا گیا تھا لیکن اس وقت ہمارے ملک کا جو حال ہے اور ملک جس تیز رفتاری کے ساتھ خودکشی کی طرف جا رہا ہے اس کی پوری تصویر اس خط میں آگئی ہے۔ یہ خط نہ صرف ملک کے قائدین، سربراہان حکومت، انتظامیہ کے ذمہ داروں اور ملک کے دانشوروں کے مطالعہ کے لائق ہے۔ بلکہ خود مسلم جماعتوں کے قائدین اور مسلم دانشوروں اور سیاست کاروں کے پڑھنے اور سامنے رکھنے کے قابل ہے کہ خود ان کا بھی یہی طریق فکر اور ذمہ داران حکومت اور ملک کے سچے بہی خواہوں کے سامنے اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کا (Approach) ہونا چاہئے۔

ہر محب وطن اور انسانیت دوست فرد کا فرض ہے کہ خط میں پیش کی گئی صورت حال کا جس سے اس کو براہ راست سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ بغور مطالعہ کرے اور اپنے مقام و حیثیت کے مطابق جو کچھ کر سکتا ہے اس کے لئے کمربستہ ہو جائے کہ اب خطرے کی گھنٹی بجنی شروع ہو گئی ہے

"عیاں را چہ بیاں"

ادارہ

[1] یہ خط اصلاً انگریزی میں لکھا گیا تھا یہ اس کا سلیس ترجمہ ہے

محترمہ اندرا گاندھی صاحبہ وزیر اعظم ہند!

تسلیمات و آداب!

میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے تحریری طور پر مجھے ایسے موقعہ پر اپنے معروضات پیش کرنے کا موقعہ دیا ہے، جب ملک ایک اہم اور فیصلہ کن موڑ پر پہونچ رہا ہے، اور اس وقت اس کو جرأت، ذہانت، اور خلوص کے ساتھ ایک ایسا رخ دینے کی ضرورت ہے، جس کے ذریعہ اہل ملک کو غیر ضروری مشکلات، بدگمانیوں اور انتشار سے بچایا جا سکے۔ اور اسکو زیادہ مستحکم اور متحد بنایا جا سکے

میں اس وقت آپ کا قیمتی وقت جزئی مسائل، ہندوستان کی سب سے بڑی (اقلیت) (مسلمانوں) کی شکایات و ضروریات کے تذکرہ میں صرف نہیں کروں گا جو بارہا آپ کے اور آپ کی مؤقر حکومت کے سامنے پیش ہو چکی ہیں اور آپ ان سے ناواقف نہیں ہیں، میں اس وقت جو کچھ عرض کروں گا، وہ ہندوستان کے عمومی مفاد میں اور اصولی انداز میں ہوگا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے اس ملک کے بقاء، ترقی، عزت و استحکام اور اس کا معاصر دنیا اور اس خطرناک و پیچیدہ عالمی صورت حال میں اپنا شایان شان کردار ادا کرنے کے لئے صحیح، محفوظ، باعزت اور بے خطر راستہ وہی ہے جو تحریک آزادی کے مخلص دانشور اور بلند قامت و قیمت رہنماؤں (آپ کے والد محترم پنڈت جواہر لال نہرو، مولانا آزاد اور ان کے ساتھیوں نے تجویز کیا تھا، اور وہ سیدھے سیکولرزم، صحیح جمہوریت اور ہندو مسلم اتحاد کا راستہ ہے خواہ وہ کتنا طویل اور مشکل ہو اس کے علاوہ جو راستہ تجویز کیا جائے گا اس سے خواہ عارضی و وقتی طور پر کامیابی حاصل ہو ملک کے لئے تباہ کن اور ان قربانیوں پر پانی پھیرنے والا ہے، جو جنگ آزادی میں عمل میں آئیں اور ملک کو ایسی مشکلات و مسائل سے دوچار کرنے والا ہے جن کا کوئی حل نہیں ہے۔

پہلی چیز جس کو میں مذہب، انسانی تاریخ، فلسفہ اور اخلاق کا ایک طالب علم ہونے کے ناتے عرض کرنا چاہتا ہوں اور مجھے اندیشہ ہے کہ شاید دوسرا شخص جس پر سیاسی طرز فکر غالب ہے نہ کہے گا وہ یہ کہ اس ملک کے لئے دو خطرے بڑے تشویشناک ہیں، اور آپ کی پہلی توجہ کے مستحق ایک ظلم و تشدد کا رجحان، انسانی جان و مال اور عزت و آبرو کی بے قیمتی (خواہ اس کا تعلق کسی فرقہ سے ہو) جس کا ظہور فرقہ وارانہ فسادات طبقاتی اونچ نیچ کی بناء پر پورے پورے خاندانوں اور محلوں کی صفائی تھوڑے سے مالی فائدہ کے لئے انسان کی جان لے لینا سفاکانہ جرائم اور مظالم کی کثرت اور سب کے آخر میں لیکن سب سے زیادہ شرمناک حقیقت مطلوب و متوقع جہیز نہ لانے پر نئی بیاہی دلہنوں کو جلا دینا یا زہر دے کر مار دینا اور ان سے پیچھا چھڑانا ہے۔

جو لوگ مذہب پر یقین رکھتے ہیں ان کے لئے تو یہ سمجھنا بہت آسان ہے کہ اس کائنات کا پیدا کرنے والا اور چلانے والا جو ماں سے زیادہ محبت کرنے والا اور مہربان ہے۔ اس عمل سے خوش نہیں ہو سکتا اور اس کو زیادہ دن برداشت نہیں کرے گا، اور اس کے نتیجہ میں ہزاروں کوششوں اور قابلیتوں کے باوجود کوئی ملک پنپ نہیں سکتا اور وہ معاشرہ زیادہ دن باقی نہیں رہ سکتا۔ لیکن جو لوگ مذاہب پر اعتقاد نہیں رکھتے، وہ اس تاریخی حقیقت سے واقف ہیں کہ اس سے کم درجہ کے ظلم اور سفاکی کی وجہ سے بڑی بڑی شہنشاہیاں اور وہ تہذیبیں جن کا کسی زمانہ میں ڈنکا بجتا تھا، اور آج بھی تاریخ و ادب کے صفحات پر ان کے روشن نقوش ہیں، زوال کا شکار ہو گئیں۔ اور داستان پارینہ بن کر رہ گئیں اس صورت حال کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے، سیاسی مسائل اور انتخابی مہم سے زیادہ اس کے خلاف طوفانی مہم چلانے کی ضرورت ہے، اس کے لئے گاؤں گاؤں محلہ محلہ جانے کی ضرورت ہے، سخت قوانین، عبرتناک سزاؤں، ابلاغ عامہ (Public Media) کے ذرائع سے کام لینے اور انتظامیہ (Administration) کو سختی سے سخت قدم اٹھانے کی ضرورت ہے، ورنہ "نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری"

اس سلسلہ کی دوسری چیز ہندو احیائیت (Hindu Revivalism) کی تحریک، ہندو پریشد، شیوسینا، آر ایس ایس اور فرقہ پرستی اور جارحیت و تشدد کے کھلے رجحانات کے سلسلے میں ادنیٰ سی رعایت لچک اور نرمی ہے۔ جس سے وقتی طور پر خواہ کچھ فائدہ پہونچ جائے یا پریشانی سے بچا جا سکے، ملک کو زمین دوز اور دھماکہ خیز سرنگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا ہے جو بالآخر ملک کو لے ڈوبے گی، گاندھی جی اس حقیقت کو خوب سمجھتے تھے کہ فرقہ وارانہ منافرت تشدد اور جارحیت، پہلے ملک کی آبادی کے دو اہم عنصروں (ہندو و مسلم فرقوں) کے درمیان اپنا کام کرے گی، پھر یہی ذیلی مذہبی اختلافات، طبقات اور برادریوں کی صف آرائی اور نسلی، لسانی، صوبائی و علاقائی تعصبات کی شکل میں ظاہر ہوگی اور جب یہ کام بھی ختم ہو جائے گا، تو وہ آگ کی طرح (جب اس کو جلانے کے لئے ایندھن نہ ملے تو اپنے کو کھانے لگتی ہے) ملک کو اور امن پسند شہریوں کو اپنا لقمہ بنا لے گی اور یہ ملک تباہ ہو کر رہ جائیگا اس لئے اس جارحانہ احیائیت (Aggressive Revivalism) تشدد ایک ہی فرقہ سے مطالبات اور اس پر تنقید کا سلسلہ اپنے کو بالکل بدل دینے اور اپنے ملی و تہذیبی و مذہبی تشخصات سے دست بردار ہو جانے کا مسلسل مطالبہ سیکڑوں ہزاروں برس کی سوئی بلکہ مری ہوئی تاریخ کو دوبارہ جگانا اور زندہ کرنا، جو تبدیلی صدیوں پہلے (اچھی یا بری) ہوئیں اور ان کو اس ملک کے حقیقت پسند، فراخ دل اور غیرت مند شہریوں نے صدیوں گوارا کیا ان کے سفر کو پہلے قدم سے شروع کرنا اور ان کی تلافی کی کوشش، اس ملک کو ان نئے مسائل و مشکلات سے دوچار کرے گی جن کا مقابلہ کرنے کی اس ملک کو نہ فرصت ہے نہ ضرورت اور اس طرح حکومت، انتظامیہ اور دانشور طبقہ کی توانائی بے محل صرف ہوگی جس کی ملک کو اپنے تعمیری کاموں، سالمیت و استحکام میں ضرورت ہے۔ اس لئے اس شگاف کو جبکہ وہ عمومی توجہ اور مسالہ سے بند ہو سکتا ہے، اس سے پیشتر بند کر دیا جائے، جب وہ ہاتھیوں سے بھی نہیں بند ہو سکے گا۔ ملک کے اس عمومی و بنیادی مفاد کی خاطر کسی کی ناراضگی یا الیکشن کے نتائج پر اثر پڑنے یا کسی ریاستی و مقامی تنظیم کی ناگواری کا خیال نہیں کرنا چاہئے کہ ملک ان سب چیزوں سے زیادہ عزیز اور اصول، مصالح و فوائد پر مقدم ہے، اور یہ محض اصول پسندی ہی کا تقاضہ نہیں ہے، دوربین، حقیقت پسند اور گہری سیاست

کا بھی تقاضہ ہے، آپ کی غیر معمولی ذہانت معاملہ فہمی اور اشاروں سے پورے مضمون اور مسئلہ کو سمجھ لینے کی خداداد صلاحیت کے پیش نظر میں اس سے زیادہ شرح و تفصیل کی ضرورت نہیں سمجھتا۔

تیسری چیز جو فوری توجہ کی مستحق اور تشویش کا باعث ہے وہ اخلاقی و انتظامی انتشار (Corruption) ہے جو اس حد تک پہونچ گیا ہے جس کی نظیر کم سے کم مجھے اس ملک کی تاریخ میں اس سے پہلے نہیں ملی، آپ اس سلسلہ میں سرکاری رپورٹوں اور ملک کے نظم و نسق کی ظاہری ٹیپ ٹاپ اور ترقی کو نہ دیکھئے عام شہریوں متوسط درجہ کے آدمیوں، اور ان لوگوں سے پوچھئے جن کا عدالتوں دفاتر، ریلوے، ہوائی سروس، پولیس تھانوں، ٹیلیفون، اسپتالوں، سرکاری ٹھیکوں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے کام پڑتا رہتا ہے، رشوت کے بغیر ادنیٰ درجہ کا کام نہیں ہو سکتا، پیسہ کے ذریعہ ہر کام کرایا جا سکتا ہے، ہر مجرم کو چھڑایا جا سکتا ہے، ہر شریف انسان کو پھنسایا جا سکتا ہے، ہر طرح کا غلط فیصلہ حاصل کیا جا سکتا ہے، ہر جگہ فساد کرایا جا سکتا ہے، یہاں تک کہ ملک کے راز بھی بیچے جا سکتے ہیں دواؤں اور غذاؤں میں ملاوٹ ہو رہی ہے، جتنی امداد طبی مشکل ہو رہی ہے، مریضوں کے لئے جو انتظامات ہیں، وہ بیکار جا رہے ہیں، سنگدلی اپنی انتہا کو پہونچ گئی ہے، ریلوے، ہوائی سروس میں رشوت کی گرم بازاری سے حکومت کو روزانہ لاکھوں، کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے، اس سب کی جڑ میں پیسہ کی حد سے بڑھی ہوئی محبت، خدا کا خوف دل سے نکل جانا اور انسان سے ہمدردی، ملک سے وفاداری اور اس کے مفاد کو ترجیح دینے اور اس کے نقصان کا خیال رکھنے کے جذبہ کا ختم ہو جانا ہے، ایسی صورت میں ملک صنعتی طور پر، سیاسی طور پر اور خارجی تعلقات کی بنیاد پر، ترقی اور تعلیم کی اشاعت اور خواندگی کا تناسب بڑھ جانے کے باوجود تیزی سے زوال کی طرف جا رہا ہے، لوگ زندگی سے عاجز ہیں، اور آخری شرم و ناکامی کی بات یہ ہے کہ انگریزوں کے دور غلامی کو یاد کرتے اور اس کی تمنا کرتے ہیں، جب انتظامیہ چوکس تھی، ریلیں وقت پر چلتی اور پہونچتی تھیں، ہسپتال اطمینان و خوشی اور خدمت و راحت کے ٹھکانے تھے نوجوان اپنی محنت و لیاقت سے پاس ہوتے تھے تقرریاں اور ترقیاں قابلیت اور استحقاق کی بناء پر ہوتی تھیں، اب یہ سب چیزیں خواب و خیال ہو گئیں۔

یہ تین چیزیں فوری توجہ کی مستحق ہیں اور انہیں کی بنیاد پر مستحکم اور دیرپا حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں اتنا عرض کرتا چلوں کہ طریق انتخاب، ووٹرس کو ہر حال میں خوش رکھنے، علقہائے انتخاب کے نمائندوں کی ہر بات ماننے، پارلیمنٹ اور اسمبلی کے ممبران کو ہر طرح کی ایسی رعایت دینے کو خاص دخل ہے کہ وہ جو غلط کام کریں ان کو کھلی چھوٹ ہے، اور پارلیمنٹ کی ممبری ایک ایسی سونے کی چڑیا، یا قدیم زمانہ کا افسانوی پرندہ "ہما" ہے کہ جس کے سر پر بیٹھ جائے اس کو بادشاہی مل جائے۔

آخر میں ایک بات ایک مذہبی انسان اور تاریخ عالم اور سیاسیات قدیم و جدید کے ایک طالب علم و مصنف کی حیثیت سے اور کہنا چاہتا ہوں کہ تاریخ و تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ سب سے بڑی سیاست "خلوص" ہے، آخر میں اسی کی فتح اور اسی کے حامل کو کامیابی حاصل ہوتی ہے اور وہی ہوشیار ہے جو دشمنوں کو دوست اور دوستوں کو فدائی بناتا ہے اور بالآخر کامیابی دلاتا ہے، یہی وہ خلوص ہے جس کا ماں کی ممتا میں، پیغمبروں اور بے لوث درویشوں کی شفقت میں ملکوں کو آزاد کرانے والوں اور اپنے خاندان اور عزیزوں کو بھول کر ملک و قوم کی خاطر بیگانوں کو ترجیح دینے والوں اور ذاتی و خاندانی سربلندی کے بجائے ملک کی طاقت و عزت کو مقدم رکھنے والوں کی بلند نگاہی میں اظہار ہوا ہے، اور اب بھی ہندوستان جیسے عظیم ملک اور مختلف المذاہب اور مختلف الاقوام معاشرہ اور نئے نئے مسائل کا مقابلہ کرنے والے عہد کو یہی "خلوص" بچا سکتا ہے، اور ہمیں آپ سے اسی کی امید اور اسی کی ضرورت ہے۔

اپنی طویل تحریر کے لئے آپ سے معافی چاہتا ہوں کہ اس کو دردِ دل اور حالات کی سنگینی نے طویل کر دیا

(کاروان زندگی حصہ سوم)

آپ کا

ابوالحسن علی

لکھنؤ ـــــ ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء

بقیہ

حرم شریف کا تقدس

حرمین کے مقامات میں متعدد ایسے مقامات ہیں جن کے ساتھ دین کے متعدد احکام وابستہ ہیں، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک کے کتنے گوشے ہیں جو مسجد اور علاقۂ حرم کے مختلف حصوں سے ربط رکھتے ہیں، آپ نے یہاں نمازیں پڑھیں، یہاں وعظ فرمایا، یہاں قیام فرمایا۔ یہاں مجلسیں فرمائیں، ان باتوں کے تعلق سے مسجد حرام کے اردگرد، مکہ مکرمہ میں متعدد ایسی جگہیں ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے ایک عمرہ کے بعد حج ادا کرنے تشریف لائے تو اس کا التزام فرمایا کہ کداء سے گذر کر معلاۃ کی طرف سے شہر میں داخل ہوں اور حج کی ادائیگی کے بعد کداء کی طرف سے ہوتے ہوئے مدینہ طیبہ واپس جائیں، آپ نے داخلۂ شہر سے قبل، ذوطویٰ میں شب کو قیام کیا۔ چنانچہ حج کرنے والے کے لیے یہ طریقہ سنت بن گیا، اس سنت کی ادائیگی کے لیے اس کو، ان جگہوں سے اسی طرح گزرنا مناسب ہوتا ہے۔ اور سنت رسولؐ کی اتباع میں بذات خود ثواب ہے۔ دراصل علاقۂ حرم اور اس کے مقامات کی حیثیت مسجد کی سی ہے۔ جس کے اندر نہ شور و شر ہونا چاہیے اور نہ اس کے ان حصوں کو، جن کا اعمال مسجد سے تعلق ہے، نقصان پہونچانا جائز ہے۔

حرم اور اس کے مقامات کی حفاظت تمام مسلمانوں پر واجب ہے اور جس کو اس کی تولیت حاصل ہو گئی ہو، اس پر اس کی حفاظت کی اور بھی زیادہ ذمہ داری ہے۔ وہاں حج کے لیے جانے والوں کو یہ لازم ہے کہ وہاں حج سے تعلق کے کاموں کے علاوہ دیگر ایسے کاموں سے پرہیز کریں، جن سے حج و عبادت کی یکسوئی اور اطمینان کو نقصان پہنچتا ہو۔

وہاں کی تولیت رکھنے والوں کی یہ بڑی ذمہ داری ہے کہ وہاں کے امن و سکون کو برقرار رکھیں اور حج و عبادت کی ادائیگی کے لیے مناسب فضا مہیا کریں، کیونکہ حرم کی حیثیت نہ تو کسی مرکز بیع و شراء کی ہے کہ وہاں شور و شغف اور ذاتی و مادی فوائد کے حصول کے لیے کشمکش اور جھگڑا کیا جائے اور نہ وہ میدان سیاست ہے کہ اس میں جاہ و حکومت کے معاملہ میں رسہ کشی کی جائے، وہ ایک پاکیزہ خطہ ہے جو کسی رخ پر تین میل تک اور کسی رخ پر پندرہ میل تک ہے۔ وہ مختلف سمتوں میں، مختلف مسافتوں تک پھیلا ہوا ہے، اور اللہ کے رسولؐ نے یہ حدود بتائے ہیں۔ ابو الآباء حضرت ابراہیمؑ نے محبت غیر اللہ کی عظیم تر و بے مثال قربانی کی جو یادگار یہاں چھوڑی تھی اس کی برکت نے اس علاقہ کو محبت و فدائیت کا گہوارہ بنا دیا، یہ محبت و فدائیت انسانوں کی طرف سے اپنے پروردگار کے لیے ہے۔ اس میں غیر اللہ کی کوئی شرکت نہیں، کوئی کتنا ہی بڑا ہو، کتنا ہی بزرگ ہو، ولی ہو، نبی ہو، سب کو تواضع، مسکنت، محبت اور فدائیت کا انداز لے کر یہاں حاضر ہونا ہے۔ اور یہاں کے تقدس اور احترام کو ملحوظ رکھنا ہے۔ یہی سنت ابراہیمیؑ ہے اور یہی سنت مصطفویؐ ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں اور فدائیوں کا یہی انداز ہے۔

ان سب مقامات و آثار کا احترام قائم رکھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ یہاں رب کعبہ کی تعریف و اعتراف نعمت کے ساتھ کسی دوسرے کی تعریف و تذکرہ کی صدائیں بلند کرنا کسی طرح درست اور مناسب نہیں ہو سکتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝

(کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی اور کو نہ پکارو)

چنانچہ وہاں اللہ کے ساتھ دوسرے کی آواز لگانا اس کے جھنڈے اور تصویریں بلند کرنا بہت ہی نامناسب بات ہے۔ افسوس ہے کہ یہ بات کچھ لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔

وہاں کے سکون کو توڑنا، وہاں کے آداب کے خلاف کرنا کم از کم کسی مسلمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا، اگر یہ بات کسی کی سمجھ میں نہیں آتی اور وہ وہاں غیر اللہ کا جھنڈا بلند کرتا ہے، غیر اللہ کی عظمت کی صدائیں بلند کرتا ہے تو حرمین کے متولیوں اور ذمہ داروں کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس نامناسب طرز کو روکیں اور حرمین شریفین کو اور وہاں کے تقدس کو بگاڑنے والے

رمضان کا آخری عشرہ

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ

قیام رمضان یا تراویح

رمضان میں دن کے فرض روزوں کے علاوہ دوسری شبینہ عبادت "قیام لیل" (گویا تراویح) کا ہم کو حکم دیا گیا ہے اس کو اگرچہ فرض نہیں کیا گیا ہے مگر ایک اعلیٰ درجہ کی اور بڑی برکت والی عبادت ہے، جن دلوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت اور اس کے ساتھ تعلق عبدیت کا کچھ حصہ ملا ہے، وہی اس لذت اور سرمستی و محویت کو کچھ جان سکتے ہیں جو سارا دن بھوک پیاس کے مجاہدہ میں کاٹنے کے بعد دربار خداوندی کی اس حضوری میں ان کو حاصل ہوتی ہے۔

خوشا وقتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخورد از وصل یارے

گویا دن کا روزہ، عاشقانہ جذب و خود فراموشی کا ایک مظاہرہ اور طالب صادق کا مجاہدہ تھا کہ کھانا پینا بھی بھلا دیا گیا تھا، اور رات کی یہ طویل قیام و قرأت والی نماز اس عارفانہ سکون، اور عابدانہ عجز و نیاز کی صورت ہے جو اس مجاہدہ کے بعد حاصل ہونا ہی چاہئے اس نماز کی فضیلت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیحین کے حوالہ سے پہلے گزر چکی ہے کہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کی راتوں میں اللہ کے حضورؐ میں ایمان و احتساب کی کیفیت کے ساتھ کھڑا ہو (یعنی اللہ و رسول کی باتوں پر پورا پورا یقین رکھتے ہوئے اور ان کے بتائے ہوئے اجر و ثواب ہی کی امید اور طمع میں رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح) پڑھے، تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور حدیث مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی راتوں کی نماز کی خاص طور سے ترغیب دیا کرتے تھے مگر سختی کے ساتھ حکم نہیں فرماتے تھے اور ترغیب کے سلسلے میں آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جو شخص رمضان کی راتوں میں نماز (تراویح) پڑھے اس کے پہلے کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، بخاری مسلم)

(ف) ان احادیث میں "قیام رمضان" رمضان کی راتوں کی نماز کا جو ذکر ہے جمہور کے نزدیک اس سے "تراویح" مراد ہے یا کہنا چاہئے کہ "تراویح" اس کی ایک عام منظم شکل ہے اس بارہ میں کچھ دقیق اور وسیع علمی بحثیں بھی ہیں جو اس ترغیبی مقالہ کے مناسب نہیں۔

(تنبیہ) اس "قیام رمضان" یا تراویح کے موجب مغفرت ہونے کے لئے بھی مندرجۂ بالا دونوں حدیثوں میں ایمان و احتساب کی شرط لگائی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر یہ عبادت بھی ایمان احتساب کی کیفیت سے خالی ہو تو پھر روزہ کی طرح اسمیں بھی مغفرت ذنوب کی تاثیر نہیں ہوتی، درحقیقت عبادات اور جملہ اعمال خیر کی روح۔ یہی ایمان و احتساب ہے اس کے بغیر ہر عمل مردہ اور بے جان قالب ہے۔

پس جو لوگ محض ماحول اور سوسائٹی کی عام ہوا کی وجہ سے روزے رکھتے ہیں یا بادلِ ناخواستہ محض اس وجہ سے تراویح میں شریک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کو کم ہمت نہ سمجھیں۔ یقیناً ان کے روزے اور ان کی تراویح بالکل بے حاصل ہیں۔

رُبَّ صائمٍ ليس له من صيامه الا الجوع والظماء ورُبَّ قائمٍ ليس له من قيامه الا السهر

کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ ان کے روزوں کا حاصل بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں اور کتنے ہی راتوں کو نمازیں پڑھنے والے ہیں کہ ان کی نمازوں کا حاصل رات کے جاگنے کے سوا کچھ نہیں (یعنی ان کو اپنے روزوں اور اپنی رات کی نمازوں کا کوئی اجر و ثواب ملنے والا نہیں۔

الغرض اعمال خیر کے فضائل میں ایمان و احتساب کی شرط ہر جگہ پیش نظر رہنی چاہیئے۔ اعمال کی فضیلتیں اسی سے وابستہ ہیں۔ فانما الاعمال بالنیات وانما لامرء ما نوی (الحدیث)

اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے قصد اور اس کی رضاجوئی کی نیت اور ثواب اخروی کی طلب و طمع کے بغیر ہر عمل کھوکھلا اور بے جان ہے۔

شب قدر

رمضان مبارک کے متعلق حضرت سلمان فارسی کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ایک مفصل خطبہ شروع میں نقل ہو چکا ہے اس میں گزر چکا ہے کہ "اس رمضان کے مہینہ میں شب قدر ہوتی ہے، اور شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

شب قدر کی عظمت اور اہمیت کا ذکر قرآن مجید میں بلکہ اس کی ایک پوری سورت میں بھی کیا گیا ہے اور اس طرح کیا گیا ہے کہ گویا اس کی عظمتیں ہمارے بیان بلکہ ہمارے فہم و ادراک کی حدود سے بھی باہر ہیں، یہ بیان فرمانے کے بعد کہ قرآن کو ہم نے شب قدر میں نازل کیا انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ارشاد فرمایا گیا ہے۔ وما ادراک ما لیلۃ القدر تمہیں کیا پتہ لیلۃ القدر کیا ہے

پھر فرمایا گیا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے پھر اس کی برکات اور اس کی روحانی رونقوں کا ذکر اس طرح فرمایا گیا ہے۔

تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام ھی حتیٰ مطلع الفجر۔

فرشتے اور روح (روح القدس حضرت جبرئیل) اس رات میں اپنے مالک کے حکم سے تمام فیصلے لے کر اترتے ہیں۔ سراسر سلامتی کی رات ہے طلوع صبح صادق تک (برکتوں اور روحانی رونقوں کا یہ سلسلہ قائم رہتا ہے)

قرآن مجید کی اس سورۃ سے لیلۃ القدر کے متعلق چار باتیں معلوم ہوئیں قرآن اسی رات میں نازل ہوا یعنی نازل ہونا شروع ہوا۔

یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی اس کی عبادت کا اجر و ثواب ہزار مہینے کی عبادت کے اجر و ثواب سے بھی زیادہ ہے۔

(او کما ھو مرادہ تعالیٰ)

اسمیں ملائکہ کا بکثرت نزول ہوتا ہے یہ سلامتی کی رات ہے، اور اس رات میں یہ ساری برکتیں اور رحمتیں صبح صادق تک رہتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن کے لئے مہینوں میں جس طرح رمضان کو منتخب کیا جو سب مہینوں سے اعلیٰ و اشرف اور سب سے زیادہ رحمتوں اور برکتوں والا ہے، اسی طرح اس نے اس کے نزول کے واسطے راتوں میں سے شب قدر کا انتخاب کیا جو سال کی ساری راتوں میں افضل بلکہ بنص قرآن ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

"لیلۃ القدر" کی فضیلت و اہمیت کے بارے میں قرآن مجید کے اس بیان کے علاوہ احادیث میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چند چیزیں مروی ہیں

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شب قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ کھڑا ہو (یعنی اس رات میں نوافل پڑھے) تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (بخاری و مسلم)

(ف) اس حدیث میں بھی قیام لیلۃ القدر کے موجب مغفرت ہونے کو ایمان و احتساب کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے اور ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اعمال کی فضیلتوں میں یہ شرط عام ہے، ہر عمل میں فضیلت اور روحانیت اسی ایمان و احتساب سے آتی ہے۔ بلکہ یہ وہ اکسیر کیمیا ہے کہ مباحات کو طاعات اور عادات کو عبادات کو بنا دیتا ہے۔

تنبیہ: جن احادیث میں کسی عمل خیر کی یہ برکت اور تاثیر بتلائی جاتی ہے کہ ان کی وجہ سے پہلے یا بعد کے یا بعد اور پہلے کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں، ان کے بارے میں ہمیشہ یہ ملحوظ رہنا چاہیئے کہ اس سے مراد صرف صغیرہ گناہ ہوتے ہیں، باقی کبیرہ گناہوں کے متعلق قرآن پاک سے بھی معلوم ہوتا ہے اور علماء حق کا اس پر اتفاق بھی ہے کہ وہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے رہا یہ سوال کہ پھر ان احادیث میں صراحۃً صغیرہ کی قید کیوں نہیں ذکر کی گئی! علماء نے اس کے چند جوابات دیئے ہیں جن میں اس عاجز کے دل کو سب سے زیادہ لگنے والا یہ ہے کہ عہد نبوی میں ایسے "مسلمان" کا تصور ہی نہیں تھا جو کبیرہ گناہ کرے اور پھر تائب بھی نہ ہو ـــ کبائر کو بے فکری سے بطور عادت کے اختیار کر لیتا اور اس طور پر مطمئن اور بے غم

رہنا" منافق" کا مقام ہے اگرچہ آج کل مسلمان کہلانے والوں میں ایسے بدکرداروں کی کتنی ہی کثرت کیوں نہ ہوگئی ہو۔ مسلمان کی اصل شان یہ ہے کہ اس سے گناہ کبیرہ کبھی سرزد نہ ہو اور اگر کبھی شیطان اس سے ایسی حرکت کرائے تو فوراً ندامت اور توبہ سے اس کے اثر کو دھو ڈالے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر میں حضرت جبرئیل فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اترتے ہیں اور اللہ کے جو بندے کھڑے یا بیٹھے عبادت و ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں ان کے واسطے یہ سب فرشتے خیر و رحمت کی دعا کرتے ہیں (بیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

(۳) امام مالک اپنی موطا میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگلی امتوں کے لوگوں کی عمریں دکھلائی گئیں تو شاید آپ کو اپنی امت کی عمروں کو بہ نسبت ان کے کم دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ میری امت کے لوگ عمل کے اس درجہ تک نہ پہنچ سکیں گے جس پر اگلی امتوں کے یہ لوگ پہنچے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر و افضل ہے۔ (اور جس میں عبادت کرنے کا ثواب برسہا برس کی عبادت کے اجر و ثواب کے برابر ہے۔)

لیلۃ القدر کی تعیین کے بارہ میں مختلف احادیث اور اقوال علماء کو پیش نظر رکھنے کے بعد، یہی قول راجح معلوم ہوتا ہے کہ حتمی طور پر اس کیلئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے، ہاں عموماً یہ رات رمضان کے عشرہ اخیرہ کی راتوں میں اور علی الاغلب اس کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ پس چاہیے کہ اس کی طمع و امید میں رمضان کی ہر رات میں بالخصوص اس کے عشرہ اخیرہ کی راتوں میں اور خاص کر عشرہ اخیرہ کی بھی طاق راتوں میں عبادت اور دعا کا ضرور اہتمام کیا جائے — جیسا کہ معلوم ہو چکا قرآن مجید میں بھی اس ایک رات کو ہزار مہینوں سے بہتر بتایا گیا ہے جس کا مطلب یہ سمجھا گیا ہے کہ اس کی عبادت کا درجہ اللہ کے یہاں ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ہے اور ہزار مہینوں کو اگر جوڑا جائے تو ۸۳ برس چار مہینے کا زمانہ ہوتا ہے گویا جس کو اس رات میں عبادت کرنا نصیب ہو جائے تو علاوہ دوسری خاص رحمتوں اور برکتوں کے تراسی (۸۳) برس چار مہینے کی عبادت کے اجر کا مستحق ہوتا ہے، نہیں، بلکہ اس سے زیادہ کا کیونکہ قرآن مجید میں "لیلۃ القدر" کو ہزار مہینوں کے برابر نہیں بلکہ ان سے بہتر فرمایا گیا ہے۔ اور اللہ کی قدرت اور اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید

ولیس علی اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد۔

پس ایک مہینے رمضان کی ۲۹۔۳۰ راتیں ہی نہیں بلکہ پورے سال کی ساری راتوں کا کچھ حصہ بھی اگر آدمی اس خیال سے عبادت و دعا اور توجہ الی اللہ کے لئے دے دیا کرے کہ ان میں کوئی رات ضرور ہی لیلۃ القدر ہوگی تو کوئی بڑی بات نہیں۔ ورنہ کم از کم رمضان کی اور خاص کر اس کے عشرۂ اخیرہ کی راتوں میں تو ضرور ہی اس دولت کے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال می تواں بہ تمنا گریستن

لیلۃ القدر کے بارہ میں ایک حدیث اور بھی یاد رکھنے کی ہے

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا کہ حضرت! اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جاوے تو میں اللہ سے کیا دعا مانگوں؟ آپ نے فرمایا یہ عرض کرو کہ: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی
اے میرے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے بھی معاف فرما دے۔
(احمد، ابن ماجہ، ترمذی، مشکوٰۃ)

اعتکاف

رمضان مبارک کے خاص اعمال میں سے ایک اعتکاف بھی ہے۔ (۱) صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مبارک کے آخری دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے وفات شریف تک برابر یہی آپ کا دستور رہا۔"

(۲) اور حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ایک سال آپ رمضان میں اعتکاف نہیں کر سکے تھے تو اگلے سال آپ نے ۲۰ دن کا اعتکاف کیا۔
(ابوداؤد و ترمذی)

(۳) اور صحیحین میں حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت سے ثابت ہے کہ ایک دفعہ حضورؐ رمضان کے پہلے عشرہ میں معتکف ہوئے، پھر دوسرے میں بھی آپ اعتکاف ہی میں رہے اور پھر تیسرا عشرہ بھی اعتکاف میں گذارا اس طرح آپ نے اس سال گویا پورے رمضان کا اعتکاف کیا۔

اعتکاف کیا ہے؟ سب طرف سے منقطع ہو کر اللہ کے در پہ اور اس سے لو لگا کے بیٹھ جانا: روح کی تربیت و ترقی اور نفسانی قوتوں پر اس کو غالب کرنے کے لئے پورے مہینے رمضان کے روزے تو تمام افراد امت پر فرض کئے گئے گویا کہ اپنے باطن میں ملکوتیت کو غالب اور بہیمیت کو مغلوب کرنے کے لئے اتنا مجاہدہ، اور نفسانی خواہشات کی اتنی قربانی تو ہر مسلمان کے لئے لازم کر دی گئی کہ وہ سال کے اس محترم اور مقدس مہینہ میں اللہ کے حکم کی تعمیل اور اس کی عبادت کی نیت سے دن کو نہ کھاوے نہ پیوے، نہ بیوی سے متمتع ہو۔ نہ فضول باتیں کرے اور نہ فضول و بیہودہ کاموں میں کوئی حصہ لے گویا پورا مہینہ ان پابندیوں کے ساتھ گزار دے سو یہ مجاہدہ کا وہ عام نصاب ہے جس کی تکمیل ہر فرد امت کے لئے ضروری ہے، اور اس سے آگے روحانی تربیت، تعلق باللہ میں ترقی اور ملکوتی لطائف کے تزکیہ اور ملاء اعلیٰ و حظیرۃ القدس سے خصوصی مناسبت پیدا کرنے کا خاص نصاب اعتکاف ہے، جس میں مذکورۂ بالا روزہ کی عام پابندیوں کے علاوہ آدمی سب طرف سے کٹ کے اور گویا سب سے ہٹ کے اللہ ہی کے آستانہ پر اور اسی کے قدموں میں جا پڑتا ہے۔ دن رات اسی کے در پہ پڑا رہتا ہے اسی کو یاد کرتا ہے، اس کے دھیان میں رہتا ہے اس کی تسبیح و تقدیس کرتا ہے اس کے قہر و جلال سے ڈرتا ہے اور اپنے گناہوں اور اپنی کوتاہیوں پر روتا ہے اور اس سے رحمت و مغفرت مانگتا ہے گویا ان دنوں میں وہ اپنے آپ کو دنیا اور اس کے سارے جھمیلوں سے بے تعلق کر کے ایک دوسرے عالم میں پہنچ جاتا ہے جہاں بس وہ بندۂ سرفگندہ ہوتا ہے اور اس کا وہ رب کریم جس کے بحر کرم کی موجوں کو سوا اس کے کوئی گن بھی نہیں سکتا۔ پھر کون اندازہ کر سکتا ہے بخشش و عطا کی اس بارش کا جو اس خاص عالم میں اس بندہ پر ہوتی ہوگی۔ کراماً کاتبین را ہم خبر نیست"۔

فی الحقیقت اعتکاف اگر شعور و اخلاص کے ساتھ ہو تو آخرت کے بے حساب اجر و ثواب کے علاوہ تربیت روح اور تزکیۂ لطائف کے لئے اکسیر و کیمیا کا نسخہ اور اللہ کے لطف و کرم کے خزانوں کی کلید ہے۔

معلوم ہو چکا ہے کہ رمضان مبارک اللہ کے نزدیک سب مہینوں سے افضل ہے، اور بالخصوص اس کے یہ آخری دس دن اور دس راتیں رمضان کے بقیہ دنوں اور راتوں سے بھی افضل ہیں، انہیں میں قرآن نازل ہوا اور اکثر و بیشتر لیلۃ القدر بھی انہیں میں ہوتی ہے۔

غرض یہ پورا عشرہ اپنے انوار و برکات کے لحاظ سے سال کے بقیہ تمام دنوں میں ممتاز ہے، اللہ کا دریائے رحمت ان دنوں جوش میں ہوتا ہے اور لطف و کرم کی گھٹائیں عالم کو گھیر لیتی ہیں، ایک ایک رات میں برسوں کی منزلیں طے ہو جاتی ہیں پس اللہ کے جو باتوفیق بندے ان دنوں اور ان راتوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے اعتکاف کی شکل میں ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اس کے آستانۂ کرم پر سر رکھ کر پڑ جائیں ان کی بہرہ مندی اور خوش نصیبی کا کیا کہنا ہے۔ وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اس مبارک مہینہ اور بالخصوص اس کے عشرۂ اخیرہ کے انوار و برکات اور دریائے رحمت کے جوش و تلاطم کو گویا آنکھوں سے دیکھتے تھے اس لئے عادت شریفہ تھی کہ آپ کی عبادت اور مجاہدہ کی مقدار رمضان مبارک میں دوسرے مہینوں کے لحاظ سے بہت بڑھ جاتی تھی اور پھر اس کے آخری دس دنوں میں اور بھی زیادہ اضافہ ہو جاتا تھا۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تمام دوسرے مہینوں سے

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۴۰۸ھ

دار العلوم معہد ندوۃ العلماء لکھنؤ

درجہ ہشتم

نام طالب علم	نتیجہ
حافظ محمد اکبر	پاس
حافظ محمد عارف	〃
محمد عمران انصاری	〃
مشتاق احمد	〃
سید مظفر معین	〃
محمد احمد میرٹھی	〃
محمد ہارون	〃
شکیل احمد	〃
محمد احمد جمیل	〃
محمد شاہد حسین	〃
محمد عامر	〃
شفیق الرحمان	〃
عبد الباقی	〃
محمد حسنین	〃
عرفان احمد	〃
محمد معراج	〃
محفوظ الرحمان	〃
سجاد احمد	〃
طاہر ہلال احمد	〃
زبیر احمد	〃
ابو محمد عاصم	〃
عبد العلیم صدیقی	〃
ذکی نور	〃
احمد رئیس لاری	〃
عبد اللہ وسیم	〃
محمد سلطان	〃
انور جمال فیض	〃
عبد المعبود خاں	〃
محمد نسیم	〃
محمد عمران صدیقی	〃
سید شاہد حسین	〃
محمد ہارون مہتاب	〃
سہیم الدین	〃
نیاز عطا	〃
محمد خالد خاں	مترقی
ادریس امین	〃
محمد عبید قریشی	〃
نفیس الرحمان	〃
فیاض احمد	〃
اقبال احمد	〃

نام طالب علم	نتیجہ	کیفیت
رضوان احمد	مترقی	
محمد عطا راشد	〃	
محمد خالد متین	ضمنی	انشاء و صرف
محمد غافر	〃	صرف و نحو
محمد ہارون جمیل	فیل	
محمد عثمان	〃	
عبد اللطیف	〃	
شمس الدین	〃	

اعدادیہ

نام طالب علم	نتیجہ	کیفیت
محمد کوثر	پاس	
محمد اسلم	〃	
محمد مرسلین	〃	
ابو البقاء	〃	
محمد الیاس	〃	
عبد القیوم	〃	
ظہیر احمد	〃	
محمد حسین	〃	
نشاط عالم	〃	
خالد احمد قادری	〃	
محمد عبد اللہ	〃	
ارشد حسین	〃	
منصور حسین	〃	
احرار احمد	〃	
محمد مسعود عالم	〃	
محمد زبیر خاں	〃	
محمد عرفان	〃	
بصیر الحق	〃	
محمد طیب	〃	
مدثر احمد	〃	
لقاء اللہ	〃	
ظفر اقبال	〃	
محمد انصر فاروقی	〃	
سید عالم عاصمی	〃	
ابو الہشام	〃	
محمد ضیاء الرحمان	مترقی	
محمد محمود	ضمنی	انگریزی
کے پی محمد صالح	فیل	
لطیف الرحمان	〃	
غلام محمد ڈار	〃	

درجہ ثانویہ رابعہ

نام طالب علم	نتیجہ
محمد اکبر حسین	پاس
خالد شفیق	〃

نام طالب علم	نتیجہ
عبد الواحد	پاس
سید محمد بلیغ	〃
محمد اجمل فاروقی	〃
ابو طلحہ	〃
عبد المعید	〃
فیضان احمد عثمانی	〃
مغیث الرحمان	〃
عبید الرحمان	〃
ابو عبیدہ	〃
انوار الحق	〃
جنید احمد	〃
اخلاق احمد نور الہدی	〃
محمد اسماعیل	〃
عبد الرؤف خاں	〃
نقی احمد	〃
محمد ظفران احمد	〃
امتیاز احمد	〃
محمد طارق اشرف	〃
عبد اللہ المبارک	〃
ضیاء اللہ	〃
مطیع الرحمان	〃
اسعد عالم	〃
جمیل احمد	〃
بدر الاسلام	〃
عبد السمیع کاظمی	〃
محمد عمران خاں	〃
خلیق الرحمان	〃
محمد جنید قریشی	〃
پرویز عالم	〃
مزمل الدین	〃
امتیاز عالم	〃
محمد شریف	〃
سید ابو القاسم	〃
معین الدین	〃
قاضی محمد ضیاء الرحمان	〃
اقتدار احمد	〃
رفیق احمد	〃
ریاض احمد	〃
اشتیاق احمد	〃
مسیح اللہ	〃
کمال احمد	〃
نفیس احمد	〃
فضل الرحمان	〃
عبد الرحمان	〃
پیرزادہ سراج الدین	〃
محمد طارق اختر	〃
مختار عالم	〃
محمد شمیم	〃
جمشید عالم	〃
محمد ابراہیم شرقی	〃
فیضان احمد	〃

نام طالب علم	نتیجہ	کیفیت
مظفر حسین	پاس	
جمال احمد	〃	
شیخ محمد عبد اللہ	〃	
محمد سلمان الدین	〃	
محمد عتیق	〃	
نظام الدین	〃	
قاضی محمد بابر شکیل	〃	
عبد المتین	〃	
محمد صادق	〃	
عطاء الرحمان	〃	
محمد سعید احمد	〃	
عزیز الرحمان	〃	
رفعت شفیق خاں	〃	
محمد ثمامہ	〃	
محمد اسلام	〃	
عالمگیر حسن	〃	
محمد رئیس عالم	〃	
ضیاء الرحمان جرول	〃	
محمد احمد	〃	
محمد اسلم گریڈیہہ	〃	
محمد طیب سیوان	〃	
محمد محسن	〃	
محمد رحمت اللہ	〃	
محمد شفیق الرحمان	〃	
نور الحسن	〃	نگرام
محمد فیروز عالم	〃	
اخوان عالم	〃	
نجم الاسلام	〃	
محمد ظفر الحسن	〃	
مبین احمد	〃	اناؤ
محمد انعام اللہ	〃	
عبد الرب خاں	〃	
سید محمد محفوظ	〃	
سید دانش انور	〃	
محمد سکندر احمد	مترقی	
محمد اسامہ مدنی	〃	
احمد جلیس لاری	〃	
عبد العلیم خاں	〃	
جلال الدین شاہ	〃	
احسان الحق	〃	
محمد افروز عالم	〃	
سلطان احمد شوبھا	〃	
محمد جنید مقبول احمد	〃	
ریاض احمد سیوان	〃	
محمد منظور عالم نگرام	〃	
عمران احمد	ضمنی	انگریزی
ثابت شمیم	〃	
عبد الرافع	ضمنی	انگریزی

نام	نتیجہ	مضمون
محمد مسلم	ضمنی	انگریزی
امیر اللہ	〃	انگریزی
محمد صدیق عالم	〃	علم الفرائض، انگریزی
سید عبد اللہ	〃	انگریزی
محمود احمد نول پراسی	〃	انگریزی
ابو القاسم	〃	انگریزی
محمد خالد سیف اللہ اکرم	〃	انگریزی و قصص
محمد صابر منظر العلوم	〃	انگریزی
محمد شاہجہاں اناؤ	〃	انگریزی، القواعد، مطالعہ
سیف الحسن	فیل	
محمد آفاق	〃	
احمد حسن	ضمنی	انگریزی، القراءۃ الراشدہ
محمد خان / محمد احسن	فیل	
امتیاز احمد بوجگاؤں	محفوظ	
محمد جبریل نوگچھیاں	فیل	
محمد نور العین اناؤ	ضمنی	قصص، القراءۃ الراشدہ
محمد انوار سنبھل	محفوظ	قصص النبیین
منیت احمد	〃	
تسیم اختر	〃	
محمد مبین خاں	فیل	
محمد صادق پاشا	〃	
محمد رضوان	〃	
محمد عامر	〃	
شمس الہدیٰ اناؤ	〃	

ثانویہ خامسہ

نام	نتیجہ
امان اللہ	پاس
عبد اللہ	〃
محمد سلیم	〃
محمد مشرف	〃
ابوبکر	〃
منہاج الدین	〃
عبد المتین عبد الستار	〃
محمد ایوب	〃
سید کلیم اللہ	〃
سراج الدین	〃
محمد مشتاق	〃
عبد القادر	〃
محمد شعیب عالم	〃
شیخ شوکت	〃
عثمان غنی	〃
محمد صابر	〃
ذاکر حسین	〃
محمد روح اللہ	〃
محمد عمران خاں عبد القادر	〃
سیف اللہ	〃
خطیب الرحمان	〃
نعمت اللہ اعظمی	〃

نام	نتیجہ
شکیل احمد	پاس
اسرائیل احمد	〃
انور حسین	〃
سید محمد اعجاز الحق	〃
محمد شہریار خاں	〃
محمد علی جوہر	〃
نفس الرحمان	〃
ریحان احمد	〃
نور احمد ہماچلی	〃
شاہد علی	〃
خلیل احمد خاں	〃
شمیم اختر	〃
فیاض احمد	〃
محمد ہارون رشید	〃
محمد توقیر احمد	〃
حسیب الرحمان	〃
انوار الحق	〃
محمد وصی اللہ	〃
ضیاء الرحمان	〃
محمد حسنین عالم	〃
جلال الدین	〃
محمد نعمان خاں	〃
ظفر الدین	〃
محمد لقمان	〃
رفعت شمیم	〃
عبد اللہ	〃
محمد نظام الدین	〃
محمد ابو ذر	〃
محمد عثمان	〃
خورشید جمال صادق	〃
محمد عمران محمد یعقوب	〃
آفتاب الدین	〃
محمد نور عالم	〃
اکبر علی	〃
صفی اللہ	〃
محمد مصطفیٰ	〃
شاہ معروف عثمان	〃
رضی الدین	〃
فیروز احمد انصاری	〃
عبد الرؤف	〃
شمیم احمد جلال الدین	〃
انس احمد	〃
محمد اختر مصطفیٰ	〃
محمد اکمل	〃
فاروق احمد	〃
محمد کرامت علی	〃
ابو تہیم	〃
محمد سراج الدین	〃

نام	نتیجہ
محمد شہاب الدین	پاس
محمد صہیب قریشی	〃
محمد نوشاد اختر عرفانیہ	〃
محمد نور العین	〃
ظہیر احمد	〃
محمد احسان	〃
مقیم احمد	〃
محمد روح الامین	〃
محمد عارف حسین	〃
محمد رحمت اللہ	〃
نثار احمد	〃
محمد عظیم الدین	〃
محمد آصف انور	〃
طاہر حسین	〃
دلاور حسین	〃
محمد مقدس	〃
فیروز عالم	〃
محمد ذاکر حسین	〃
محمد معظم رحمانی	〃
شکیل احمد صدیقی	〃
محمد ذاکر خاں	〃
محمد اسجد جمال	〃
محمد فہیم الدین	〃
محمد سلیم خاں	〃
محمد زبیر جاجمؤ	〃
جاوید عالم	〃
محمد انعام الحق	〃
محمد اکرم گوپال گنج	〃
محمد عمر	〃
محمد عرفان	〃
عبد القوی ضیاء العلوم	〃
مطیع الرحمان	〃
محمد حسان	〃
محمد افتخار	〃
نعیم الرحمان صدیقی	مترقی
صبور احمد	〃
محمد حسام الحق	〃
عبد القادر جمشید علی	〃
ابو الحسن	〃
محمد جمال اسعد	〃
گلزار احمد	〃
نور احمد انعام الحق	〃
خورشید احمد مشتاق	〃
نبی احمد	〃
محمد اصغر خاں	〃
قمر الدین منور علی	〃
فضل الحفیظ	〃
ابو محمد عامر	〃

نام	نتیجہ	مضمون
محمد خالد	پاس	
تشکیل احمد	〃	
محمد منور حسین	〃	
محمد قمر الدین عرفانیہ	〃	
صدر الحق جاجمؤ	〃	
محمد محیط عالم	〃	
محمد احمد گوپال گنج	〃	
محمد احسان ضیاء العلوم	〃	
محمد سیف	〃	
عبد الرؤف دھارنی	〃	
زین العابدین	ضمنی	انگریزی
منصور عالم	〃	تذکرہ، تہذیب الاخلاق
محمد نجیب اللہ	〃	قطع ہندسہ
محمد حماد	〃	تہذیب الاخلاق، تذکرہ
ارشاد احمد پٹنوی	〃	〃
محمد خلیل الدین		قدوری
محمد انوار عالم	〃	قدوری، تہذیب الاخلاق
محمد فرقان	〃	تذکرہ
محمد شبیر عالم	〃	قدوری، تہذیب الاخلاق
احمد علی		قدوری، انگریزی
محمد آفتاب عالم	〃	〃
عبد الباقی صدیقی	〃	تذکرہ، انگریزی
عبد الحنان عرفانیہ	〃	قدوری، تاریخ، مطالعہ
محمد فاروق خاں	〃	تہذیب
شمس الدین خاں	〃	قدوری
نفیس الرحمان	〃	قدوری
محمد نوشاد عالم گوپال گنج	〃	تہذیب، اشعار
مطلوب حسن ضیاء العلوم	〃	انگریزی
محمد احسن	پاس	
محمد جاوید	فیل	
امداد اللہ	〃	
ابرار احمد	〃	
محمد منہاج الحق	〃	
محمد عرفان صدیقی	〃	
نثار احمد	〃	
شاہد جمال	〃	
محمد ارشاد الرحمان عرفانیہ	〃	
اقبال احمد دھارنی	〃	

عالیہ اولیٰ

نام	نتیجہ
عثمان غنی	پاس
محمد منظر عالم	〃
ندیم احمد	〃
محمد ہارون	〃
محمد انظر	〃
محمد خالد خان	〃
محمد احمد محمد عمر	〃

نام	نتیجہ
اختر الاسلام	پاس
ضیاء المعصوم	〃
وکیل احمد	〃
ثناء اللہ	〃
محمد یوسف	〃
تحسین خاں	〃
سید محمد عابد مدنی	〃
عبد الغفار ضیاء الرحمان	〃
محمد سمیع اللہ	〃
وصی اللہ احسان	〃
احمد عبد الرحیم	〃
عقیل اللہ نعیم اللہ	〃
وصی اختر	〃
قیس مظفر	〃
عبد المعید انصاری	〃
محفوظ الرحمان	〃
حافظ توقیر احمد	〃
صفدر علی	〃
اشتیاق احمد	〃
محمد رحمت اللہ	〃
عبد القدوس	〃
محمد علی	〃
تباز الدین	〃
عرفان علی جعفر علی	〃
عبد المنان	〃
محمد احمد مقبول	〃
محمد محتشم	〃
احمد عثمان	〃
اختر جمال مزمل اللہ	〃
عبد الکریم	〃
امین اللہ	〃
محمد شمس الضحیٰ	〃
فیاض احمد نعیمی	〃
عبد الحلیم	〃
محمد حسن	〃
اقبال احمد	〃
سید مختار احمد	〃
مجیب الحق	〃
محمد اصغر	〃
عبد الجلیل	〃
سراج الدین خاں	〃
محمد عارف	〃
عمر حسین	〃
محمد یحییٰ	〃
محمد مسعود	〃
سراج العارفین	〃
خالد بیگ	〃

نام	نتیجہ
اخلاق احمد سلطانپوری	پاس
فضل الرحمان	〃
پرویز عالم	〃
محمد ایوب جلبیس	〃
محمد اسعد عالم	〃
محمد اسلام	〃
سعید الرحمان	〃
اسرار احمد	〃
محمد اخلاق عمران علی	〃
وصی اللہ	〃
محمد فہیم الدین	〃
محمد شہباز عالم	〃
عبد الرحیم	〃
محمد ذکر اللہ	〃
حمید احمد صدیقی نادری	〃
محمد عالم محمد احمد	〃
عباد اللہ خاں	〃
محمد طیب اطہر	〃
محمد فاروق	〃
محبوب عالم	〃
محمد امداد عالم	〃
عبد السلام	〃
عبد المتین محمد عمر	〃
فیاض حسن فیضی	〃
محمد احتشام الحق	〃
شمس القادر	〃
اقرار احمد	〃
نظام الدین خاں	〃
محمد ظہر عبد القادر	〃
سید سہیل احمد	〃
اختر جمال مرشد علی	〃
طفیل احمد	〃
محمد منہاج الاسلام	〃
محمد احمد ظفر الدین	〃
محمد عبید اللہ	〃
عبد الکریم عبد السلام	〃
عبید الحق	〃
تحسین احمد نور	〃
عبد المتین انظر	〃
خالد الاعظم	〃
ذاکر حسین	〃
نسیم انور بھدوہی	〃
سید عالم	〃
محمد افروز عالم	〃
الیاس الدین	مترقی
آفتاب عالم	〃
اسرار احمد	〃
توصیف عالم	〃

نام	نتیجہ	مضمون
محمد وسیم	مترقی	
سید عبد الرحیم عارف	〃	
شفاعت اللہ خاں	〃	
محمد انور	〃	
سید نصر اللہ	〃	
تشکیل احمد	〃	
سلطان احمد	〃	
فیض الحق	〃	
ملک محمد یعقوب	〃	
محمد ریاض رضا	〃	
نصیر احمد خاں	〃	
محمد شمیم بھدوہی	〃	
شعیب بیگ	ضمنی	انگریزی
رئیس عالم	〃	ریاض الصالحین
محمد جابر خاں	〃	شرح وقایہ
محمد اسلم منصور	〃	شرح وقایہ
زاہد اللہ صدیقی	〃	ریاض الصالحین، انگریزی
عبد اللہ صدیقی	〃	〃
عبد الحکیم قاسم	〃	انگریزی
محمد جمال خان	〃	شرح وقایہ
محمد صدیق	〃	ریاض الصالحین
وزیر احمد	〃	شرح وقایہ
عبد المتین عبد اللہ	〃	شرح وقایہ
عزیز الرحمان	〃	انشاء، ریاض الصالحین
محمد حمزہ	〃	شرح وقایہ
اقبال احمد	〃	〃
نصیر احمد	〃	〃
ثناء اللہ	〃	انشاء، ریاض الصالحین
سراج الحسن	〃	انگریزی
محمد اطہر محمد احمد	〃	ریاض الصالحین
معراج الدین	〃	انگریزی
محمد رمضان علی	〃	انگریزی، انشاء
محمد فخر الزماں	〃	انشاء
محمد کلیم بھدوہی	〃	شرح وقایہ، ریاض الصالحین
اخلاق احمد کرامت	〃	انشاء، الصف
معاذ احمد	فیل	

عالیہ ثانیہ

نام	نتیجہ
محمد اجمل یوسف	پاس
محمد شاہد جمال	〃
محمد نسیم	〃
نسیم اختر	〃
نواب الحسن	〃
محمد مصطفیٰ	〃
عبد السلام	〃
محمد اعتصام الحق	〃
جنید احمد	〃
محمد عبد الحفیظ	〃

نام	نتیجہ
عبد الستار	پاس
محمد الطاف حسین	〃
محمد ارشاد	〃
محمد زبیر خاں	〃
جمال الدین	〃
محمد اجمل خاں سراج	〃
سلیمان احمد	〃
محمد شمیم عالم	〃
زین العابدین	〃
محمد مسیح الرحمان	〃
عبید اللہ	〃
عبد الحکیم	〃
مجیب اکرام	〃
رزین اشرف	〃
محمد صبغت اللہ	〃
محمد حسین	〃
محمد ابوبکر صدیق	〃
مرزا سہیل احمد	〃
محمد مشتاق احمد	〃
محمد معصوم ظفر	〃
اقبال اختر	〃
محمد ناظم	〃
ریاض الحق	〃
محمد عرفان	〃
محمد نعیم	〃
محمد یمین اشرف	〃
محمد راشد	〃
ذو الفقار احمد	〃
راشد عالم اعظمی	〃
محمد طلحہ	〃
وحید احمد	〃
غلام مصطفیٰ	〃
محمد لقمان	〃
قیصر عزیز ہاشمی	〃
ارشاد الحق	〃
جمشید احمد	〃
تصور علی	〃
معید احمد	〃
محمد اسلم خان	〃
اشفاق احمد رضوی	〃
شمیم احمد	〃
محمد مشتاق	〃
عبد المنعم	〃
محمد اسرائیل	〃
معین الحق	〃
طارق شفیق	〃
جاوید احمد	〃
محمد مزمل	〃
نیاز احمد	〃

نام	نتیجہ	مضمون
محمد خالد خاں	پاس	
عبد الرشید	〃	
سالم مسعود	〃	
محمد حسن اللہ	〃	
محمد امین کوکٹی	〃	
سہیل احمد خاں	〃	
جاوید ظفر خاں	〃	
محمد ولی حیدر متین	〃	
عمر فاروق	〃	
محمد امین مشرف	〃	
عبد الحسیب	〃	
انیس احمد	〃	
محمد ابو الکلام	〃	
سید محمد عمیر حسنی	〃	
محمد سراج الدین تندوا	〃	
عبد الباری	〃	
محمد شمس الدین ملک	〃	
عبد المنان	〃	
محمد عرفان کوٹی	〃	
محمد ظہور عالم نیپال	〃	
محمد صدر العالم	〃	
محمد شمس الحق	〃	
شمیم اختر	مترقی	
محمد رضوان الحق	〃	
محمد قمر توحید	〃	
محمد محمود عالم	〃	
عبد الرحمان	〃	
شاہد انور	〃	
معین احمد	〃	
خطیب احمد	〃	
محمد شاہ جمال	〃	
محمد اکرام خاں	〃	
حامد حسین	〃	
محمد عرفان ممتاز احمد	〃	
مرزا شفیق احمد بیگ	〃	
سراج احمد تندوا	〃	
محمد ابرار حسین نیپال	〃	
محمد انعام الحق	ضمنی	انگریزی
ابو الکلام	〃	〃
محمد سرور	〃	
شاکر خاں	〃	
انور عظیم	〃	انگریزی
سید اکرم علی	〃	
قمر الدین	〃	البلاغہ
تصدق حسین	〃	
سید محمد مبین	〃	انگریزی
محمد عمران الفراہی	〃	
مشیر احمد نصیر احمد	〃	البلاغہ

نام	نتیجہ	مضمون
عبد الرحمان	ضمنی	انگریزی
محمد اسماعیل	〃	منتخبات، انگریزی
خالد اشرف	〃	انشاء، مطالعہ
محمد رفیق	〃	بدایۃ النحو، انگریزی
محبوب الاسلام	〃	منتخبات، انشاء
انعام الحق یٰسین	〃	بدایۃ، اصول
قاضی عبد الرشید	〃	〃
شبیر احمد محمد ادریس	〃	انگریزی
نسیم اختر مجیب الرحمن	〃	بدایۃ، اصول
محمد انوار الحق	〃	〃
آفتاب عالم فیض	〃	بدایۃ النحو، انگریزی
عبد المنان	〃	منتخبات، انگریزی
سید حبیب اللہ	〃	بدایۃ النحو
سید محمود حسن حسنی	〃	البلاغہ
شمشاد احمد	〃	بدایۃ، اصول
نقی احمد	〃	بدایۃ
عبد الرشید تندوا	〃	〃
نعیم الظفر	〃	منتخبات، بدایۃ، اصول
اسلام الدین خان	〃	بدایۃ، اصول
ذاکر حسین	〃	انگریزی
عبد الوہاب	〃	〃
محمد فخر الاسلام	〃	البلاغہ
محمد ابو ظفر نیپال	〃	انگریزی
محمد شمس تبریز عالم	〃	انشاء، مطالعہ
منصور عالم	〃	بدایۃ النحو، انگریزی
منیر الدین	فیل	
عبد الحیٔ پورنوی	ضمنی	بدایۃ النحو، مطالعہ
محمد عثمان	فیل	
ابو القاسم	〃	
محمد ریاض الدین	〃	
محمد امین	〃	
محمد مبشر عالم تندوا	〃	
نور الصباح	〃	

عالیہ ثالثہ شریعہ

نام	نتیجہ
محمد فہیم اختر	پاس
فیروز اختر	〃
فیروز عطا	〃
جاوید ندیم	〃
محمد اسلم	〃
اشفاق احمد اعظمی	〃
حافظ محمد عارف	〃
محمد قیصر عالم	〃
زبیر احمد	〃
رضوان احمد	〃
محمد طفیل احمد	〃
عبد الرؤف	〃
محمد اسلام	〃

محمد مشتاق — پاس
انوار عالم — 〃
محمد صبغت اللہ — 〃
امان اللہ مظہری — 〃
ممتاز احمد — 〃
محمد ابوبکر — 〃
عبدالرؤف الحی ابراہیم — 〃
محمد عباس خان — 〃
سعید الزمان — 〃
دوست محمد — 〃
محمد سعید خان — 〃
محمد شمس الدین — 〃
معین الدین — 〃
محمد معزالدین فاروقی — 〃
محمد سلیمان — 〃
محمد شریف — 〃
نذیر حسین — 〃
حبیب الرحمان — 〃
نیاض احمد — 〃
حافظ ابوصالح — 〃
مبین احمد صدیقی — 〃
ابوالکلام موسیٰ — 〃
توفیق احمد — 〃
محمد اسرافیل — 〃
محمد عزیز — 〃
محمد شفقت علی — 〃
شفیع احمد — 〃
رضوان احمد سلطان — 〃
محمد طاہر عبدالصمد — 〃
محمد طاہر شامو — 〃
محمد یعقوب — 〃
شکیل احمد — 〃
معزالدین — 〃
شمیم اختر — 〃
عبدالحمید — 〃
حسن رضا — 〃
منیر احمد — 〃
محمد صہیب — 〃
خورشید عالم — 〃
محمد رضوان جمیل — 〃
عبدالرحمان — 〃
محمد فہیم — 〃
محمد یحییٰ — 〃
مجیب اختر — 〃
شفیع الاسلام — 〃
محمد صغیر خان — 〃
شبیر احمد — 〃
فرید احمد — 〃

طیب حسن — پاس
محمد طاہر حسین — 〃
انیس الحق — 〃
محمد فضل الرحمان — 〃
محمد شہراب — 〃
محمد صلاح الدین — 〃
غلام احمد خان کاشف العلوم — 〃
شفیع اللہ — 〃
محمد رفیق — 〃
محمد صادق — 〃
محمد رضوان الحق — 〃
فیض الحق — 〃
ظفر عالم — 〃
عبدالباقی — ترقی
محمد حسن — 〃
محمد نسیم الدین — 〃
محمد ریاض الدین — 〃
محمد اسماعیل ابراہیم — 〃
محمد نعیم محمود — 〃
سید کمال اللہ بختیاری — 〃
آفتاب احمد — 〃
مسعود احمد — 〃
نسیم احمد اعظمی — 〃
حسنین اختر — 〃
زبیر احمد — 〃
ابوالکلام — 〃
شعیب رضا — 〃
محمد جاوید اختر — 〃
ذکاء اللہ — ضمنی [illegible]
صدرالدین خان — 〃 [illegible]
محمد ناظم — 〃 [illegible]
عبدالوہاب — 〃 انگریزی
عبدالحی حسنی
محمد [illegible] خان — 〃 [illegible]
محمد اعجاز قطب — 〃 [illegible]
عبدالقدوس — 〃 انگریزی
دبیر عالم — 〃 [illegible]
صداقت حسین خان — 〃 مشکوٰۃ ثانی
عبدالمالک — 〃
جمیل احمد شریف — 〃 تفسیر، انگریزی
ممتاز علی رئیس — 〃 مشکوٰۃ ثانی
عزیر احمد — 〃 [illegible]
محمد نسیم احمد الیاس — نیل
احمد خان (کاشف العلوم) — 〃
سید خواجہ برہان الدین — 〃
نصر اللہ (کاشف العلوم) — 〃

عالیہ رابعہ شریعہ

محمد ثناء اللہ — پاس

مجیب الرحمان — پاس
شکیل الرحمان — 〃
محمد ابرار عالم — 〃
محمد شفیع الدین — 〃
سید راشد نسیم — 〃
محمد عبدالغفار — 〃
نسیم اختر — 〃
کفیل احمد — 〃
خالد نبیل — 〃
سرور عالم — 〃
محمد نورالاسلام — 〃
عبدالحق — 〃
مطیع اللہ — 〃
لئیق احمد — 〃
محمد وسیم — 〃
نفیس احمد — 〃
عبدالقدیر — 〃
اکرام اللہ — 〃
محمد وصاف عالم — 〃
محمود الرحمان فاروقی — 〃
محمد شفیق عالم — 〃
محفوظ الرحمان جاوید — 〃
شفیق عالم حضرت علی — 〃
کمال احمد اعظمی — 〃
محمد شاکر — 〃
سید بلال عبدالحئی — 〃
عاشق حسین میر — 〃
راشد حسین — 〃
سہیل احمد — 〃
محمد اسعد — 〃
محمد علی — 〃
نذیر احمد — 〃
عبدالواحد — 〃
حفظ الرحمان — 〃
ذاکر حسین — 〃
خورشید عالم — 〃
محمد ناظم — 〃
محمد حشم اللہ — ضمنی ترمذی
وکیل احمد — 〃 انگریزی
عبدالحفیظ مسعودی — 〃 ترمذی
مطلوب احمد ہارون — 〃
مرشد عالم — 〃
محمد ظفر عالم — 〃 ترمذی، مسلم، ابوداؤد، موطا
شیبہ خان — 〃 ترمذی، ابوداؤد
واجد علی — 〃 ترمذی، مسلم، ابوداؤد
محمد شاکر — 〃 ترمذی
سید محمد حبیب — 〃 ترمذی، مسلم، ابوداؤد
عبدالخالق — 〃 ترمذی

بلال احمد — ضمنی انگریزی
محمد یوسف خان — 〃 مسلم، ابوداؤد
وحید اللہ خان — 〃 ترمذی
ارشد ناظری — 〃 ترمذی
محمد نظام الدین — 〃 〃
محمد عیاض خان — 〃 〃
محمد رئیس — 〃 انگریزی
محمد نسیم اختر — 〃 ترمذی، مسلم، ابوداؤد
عبداللہ پرتاب گڈھی — 〃 〃
شرافت علی — 〃 انگریزی
محمد ذوالفقار — 〃 ترمذی، مسلم، ابوداؤد
محمد ارشاد — 〃 ترمذی
فضل الرحمٰن — 〃 ترمذی
فخرالاسلام — 〃 〃
محمد زبیر اعظمی — 〃 انگریزی
تفضل حسین — 〃 ترمذی
محمد ہارون — 〃 ترمذی
محمد قدیر خان — 〃 ترمذی، مسلم، ابوداؤد
محمد نسیم الدین — نیل
حسان احمد عثمانی — محفوظ
محمد نعمت اللہ — 〃
محمد مظفر علی — 〃
محمد مظہر علی — نیل
رئیس احمد غیاث — 〃
صغیر احمد خان — 〃
شیخ تیمور — 〃
شیخ حبیب — 〃
محمد علی اکبر — 〃
ارشاد احمد — 〃
نور محمد — 〃
خلیل الرحمان — 〃

علیا اولیٰ شریعہ

محمد ہارون رشید — پاس
کفیل احمد — 〃
محمد ظفر عالم — 〃
قمر الہدیٰ — 〃
محمد شمشاد — 〃
محمد عابد — 〃
محمد عبدالتواب — 〃
آفتاب عالم — 〃
محمد صغیر — 〃
نظام الحق کرمانی — 〃
محمد مسلم — 〃
محمد اعزاز الحق — 〃
محمد مبین افتخار — 〃
سید شہود احمد — 〃
محمد یونس برادر — 〃

محمد مبین — پاس
محمد حیات — 〃
محمد ہاشم — 〃
محمد عرفان — 〃
محمد طیب سلیمان — 〃
عبداللہ — 〃
وصی احمد — 〃
عبیدالرحمان — 〃
وسیم اصغر — 〃
محمد اشفاق — 〃
مسعود عالم — 〃
محمد اکرام الحق — 〃
عبدالمنان زبیر — 〃
محمد غلام سرور — 〃
محمد مستقیم — 〃
بشیر احمد — 〃
محمد اصغر امام — 〃
انتخاب عالم — 〃
محمد الیاس — 〃
افضال احمد — 〃
طارق انور — مترقی
محمد عمار حسنی — 〃
وقار احمد خان — ضمنی [illegible]
عبدالرزاق دیدار شاہ — 〃
سید محمد عمیر — 〃
عبدالوکیل — 〃 مسلم شریف
ابو رضا نظام الدین — محفوظ مطالعہ
محمد بدیع الزمان — نیل

علیا اولیٰ ادب

شمیم احمد — پاس
سمیع الزماں — 〃
سہول احمد — 〃
عبدالستار — 〃
سید نیاض احمد — 〃
محمد ذاکر حسین — 〃
عبدالمجید — 〃
پی پی عبیداللہ — 〃
ایم ابوبکر — 〃
محمد احسان — 〃
محمد مدثر ہاشمی — 〃
شعیب عالم — 〃
شمیم احمد عثمان — 〃
عبدالغفور پی دی — 〃
عبدالرؤف ایم سی — 〃
محمد فاروق — 〃
عبدالرحمٰن — 〃
محمد شمیم اختر — 〃

محمد انوار اللہ — پاس
محمد حمزہ — 〃
حمید اللہ — 〃
محمد اکرم ہاشمی — 〃
محمد ایوب اعظمی — 〃
ابوسعد — 〃
محمد اسلم حسین — 〃
محمد ظفیر عالم — ضمنی اسرار البلاغہ، اعجاز القرآن
عبدالمجید علیم الدین — 〃 〃

خصوصی اولیٰ

شیخ معتمد غلام — پاس
محمد یعقوب ابوبکر — 〃
محمد اسمٰعیل عبداللہ — 〃
عدنان بن زکریا — 〃
صلاح الدین بلال — 〃
محمد طارق رشید — 〃
محمد نورالزماں — 〃
جعفر احمد عبدالرحمان — 〃
سید محمد اسمٰعیل — مترقی
امین بن احمد — 〃
قدری بن محمود — 〃
شہر الدین عبدالصمد — 〃
عبدالقادر باعبداللہ — 〃
احمد ادیب اذہن — محفوظ مطالعہ
لقمان بن محمد نور — پاس

خصوصی ثانی

محمد ریاض الحنیف — پاس
ناظر بن الیاس — 〃
محمد عتیق صدیقی — 〃
محمد سرور محمد حنیف — 〃
کے بی عبدالرحیم محمد — 〃
خالد یعقوب — 〃
ایم منیر الدین — 〃
سید عبدالرحمان گیلانی — 〃
محمد شکری تراب علی — 〃
محمد علی موسیٰ — مترقی
محمد وکیل — 〃
عبدالصمد — 〃
شافعی بن محمود — 〃
ہارون محمد صالح — ضمنی تفسیر، تہذیب
عبدالعزیز انڈونیشی — 〃 [illegible]
خیرالدین حاج عمر محمد — 〃 [illegible]
منصور ہاشم قاسم — 〃 [illegible]
روکیان بن غزال — 〃 تفسیر [illegible]
محمد عبدالحئی عبدالجبار — 〃 [illegible]

خصوصی ثالث

سعید الرحمان — پاس
اسمٰعیل خان — 〃
محمد بن الطالب — 〃
حسین عبدالغنی — 〃
افتخار عالم — 〃
محمد رضی — 〃
بادشاہ بخشو پٹیل — 〃
ظہیر اسلم — 〃
عزیز بن جنوح — مترقی
محمد خالد حاجی عیسیٰ — 〃
عبدالرزاق — 〃
یوسف بن جنوح — 〃
مت رحیم — 〃
فرید بن ابراہیم — ضمنی تفسیر، مشکوٰۃ
احمد بن اوانج — 〃 انشا
حامد محمد باعبداللہ — 〃 مشکوٰۃ
معروف عدنان — 〃 مشکوٰۃ، انشا
امین الدین شجاع الدین — نیل

معہد الدعوۃ

محمد فخرالدین — پاس
عبدالرحمان القاضی — 〃
مشہود السلام — 〃
اقبال احمد — 〃
محمد صدرالاسلام — 〃
رشید احمد اعظمی — 〃
محمد شاہد علی — 〃
محمد امیر حسین سرکار — 〃
شافعی سیر غار — ضمنی [illegible]

عالیہ ثالثہ ج

محمد بن زکریا — پاس
محمد نعیم — 〃
وحی بن قمر الدین — 〃
محمد مازن ابوبکر — 〃
مختار بن محمود — 〃
محمد بشیر — 〃
مظفر احمد ڈیجو — 〃
عبدالرحیم مت علی — مترقی
رزالی بن محمد امین — 〃
تاج العارفین — 〃
عبدالرحمان مودا — ضمنی انگریزی
سید اسماعیل — 〃 [illegible]
مصطفیٰ بن آزاد — 〃 [illegible]
محمد شکری بن احمد — 〃 [illegible]
نور عبد جودلا — 〃

عبداللہ بن یعقوب — پاس
محمد صبری — محفوظ مطالعہ
محمد رشدی بن زکریا — ضمنی [illegible]
محمد محی الدین اسمٰعیل — 〃 [illegible]
عثمان یوسف — پاس

عالیہ ثالثہ ادب

عبدالقدیر — پاس
قاضی محمد مظہر الدین — 〃
مطیع الحق — 〃
عبدالوہاب — 〃
فضل الرحمان — 〃
شرافت علی — 〃
خلیل احمد — 〃
شیخ جہانگیر — 〃
اصغر علی — 〃
غلام قادر مظاہری — 〃
محمد عمر — 〃
حافظ عبیدالرحمان — 〃
محمد جبیر قاسمی — 〃
اظہر حسین — 〃
عبدالشافی — 〃
ممتاز عالم — 〃
منظور عالم — مترقی
محمد مسلم — 〃
عبداللہ — ضمنی [illegible]
ساجد علی خان — 〃 انگریزی، تفسیر
حافظ سید عثمان عباسی — 〃
ارشد اللہ — نیل
محمد نظام الدین — ضمنی تفسیر
محمد امین الحق — نیل
شفیق احمد — 〃
محمد طارق — 〃
محمد علاء الدین — 〃

عالیہ رابعہ شریعہ ج

محمد حسین محمود — محفوظ مطالعہ
مظفر حسین — 〃 〃
شیر افگن — 〃 〃
عبدالمجید ابی بکر — پاس
قلیل احمد عثمان — محفوظ
عبدالرشید آدم محمود — پاس
محضار محمد عمر — محفوظ
بحر الدین — 〃 〃
فخر الرازی — 〃 〃
محمد ذکی اوانج — 〃 〃
مصطفیٰ بدری — 〃 〃
زکریا بن عمر — 〃 〃

علی اسحٰق — پاس
حسن عبدالسلام — محفوظ مطالعہ
یوسف محمد حسین — پاس
خیرالزماں — ضمنی ترمذی، مسلم
محمد اکبر شفیق — پاس
حسینی یحییٰ — ضمنی انگریزی

عالیہ رابعہ ادب

عطاء اللہ — پاس
نعیم المظفر نعمانی — 〃
محمد زاہد — 〃
عبدالسلام — 〃
عبدالقادر — 〃
منظر علی — 〃
خلیل احمد — 〃
ثناء اللہ — 〃
شاہ محمد امین خان — 〃
عبدالرحیم — ضمنی
محمد یاسین صادق — 〃
محمد اسرار — 〃
محمد شکیل احمد ساجد — 〃
محمد اسرائیل — محفوظ مطالعہ
محمد خبیب — 〃 〃
سید کفایت اللہ — 〃 〃

دارالعلوم ندوۃ العلماء

نتیجہ معہد

درجہ ہفتم "الف"

عرفان احمد اعظمی — اول
عارف جمال خان — 〃
محمد نسیم فتح پوری — 〃
ذاکر حسین — 〃
محمد مبین — 〃
سمیع اللہ — 〃
محمد خورشید خان — 〃
مسرور العارفین — 〃
احمد علی — 〃
محمد متین الدین — دوم
صابر حسین خان — 〃
شکیل احمد — 〃
محمد عاصم خان — 〃
محمد الطاف حسین — 〃
محمد کلیم — 〃
سید عبیدالحق — سوم
شاہد اعظمی — 〃
نعیم الحسن — مترقی
امتیاز علی — 〃
شمیم اعجاز — 〃
شفاعت حسین — ضمنی العرف

درجہ ہفتم "ب"

مقبول احمد — اول
ضیاء الحق — 〃
سید طلحہ — 〃
عیاض انور — 〃
انیس احمد — 〃
امانت علی — 〃
محمد عاصم اعظمی — دوم
محمد طیب — 〃
محمد عمر بجلیمی — سوم
خورشید عالم — 〃
جاوید عالم — مترقی
نورالزماں خان — 〃
محمد ذہین — 〃
محمد سلمان — 〃
اخلاق احمد — 〃
محمد طارق — 〃

درجہ ششم "الف"

رضوان احمد — اول
نثار الاسلام — 〃
محمد محمود — 〃
سید افہام — 〃
محمد عالم — 〃
عبدالقادر — 〃
محمد ظفر عالم — 〃
فیروز احمد — دوم
سعید احمد — 〃
محمد زبیر — 〃
عبدالاحد — 〃
رئیس احمد جے پوری — 〃
سید محمد طاہر — 〃
امیر خالد — 〃
محمد مدثر — 〃
محمد رئیس لکھنوی — سوم
اعجاز احمد — 〃
مشیر احمد — 〃
عظیم الرحمٰن — 〃
محمد اکرم — مترقی
عبدالحفیظ — 〃
محمد نسیم — 〃

درجہ ششم "ب"

ہارون رشید — اول
محمد خالد کمال — 〃
قاضی زید احمد — 〃
پرویز عالم — 〃
جاوید احمد صدیقی — 〃
وقار احمد — 〃
احمد اسامہ لاری — 〃

سفیان احمد — سوم
سید عمیر الحق — 〃
سید محمد حسان — 〃
سید احمد جعفری — مترقی
فاخر شہیر عباسی — 〃
عبدالرحمٰن — 〃
محمد ضیاء الحق — 〃
اشفاق انور — 〃
محمد فائز شمسی — 〃
محمد موسیٰ — 〃

درجہ پنجم "الف"

ساجد علی — اول
محمد سالم — 〃
سید شارق حسین — 〃
محمد مختار — 〃
سید احمد بارہ بنکوی — دوم
خورشید عالم — ضمنی العرف
ابوبکر — 〃
محمد فہیم — 〃
محمد عبدالباری — 〃
محمد الیاس — 〃
افضال احمد — 〃
ارشد مبین — 〃
عزیز الرحمٰن — مترقی
محمد شبلی — 〃
انظار احمد — 〃
حفظ الرحمٰن — 〃
نیاز احمد — 〃
نظام الرحمٰن — ضمنی انگریزی
محمد نفیس — ضمنی حساب

درجہ پنجم "ب"

محمد حمزہ صدیقی — اول
محمد زبیر — 〃
زبیر احسن — 〃
محمد آصف — دوم
سید فیصل علی جعفری — 〃
قاضی انعام اللہ — 〃
محمد طارق — 〃
محمد ریحان — 〃
محمد اسرار الحق — 〃
محمد اقبال — 〃
وکیل احمد — 〃
سید الہام احمد — 〃
محمد ظفر عالم — 〃
ظہیر الحسن — 〃
محمد مسلم — 〃
محمد یونس — سوم
محمد نسیم انصاری — 〃

معراج احمد — مترقی
سہیل احمد — 〃
عبیدالرحمٰن — 〃
انیس احمد — 〃
اسلام احمد — 〃
محمد عمران — 〃
آفتاب احمد منصوری — 〃
محمد گلزار — 〃
محمد وسیم صدیقی — 〃
کمال احمد — 〃

درجہ چہارم "الف"

محمد سلیم اعظمی — اول
مقصود الرحمٰن — 〃
محمد خالد کرمانی — 〃
عبدالماجد — 〃
عبدالرحمٰن ۱ — 〃
سید مرتضیٰ حیدر — 〃
ابوالحیات — دوم
سید محمد غزالی — 〃
عبدالرحمٰن ۲ — 〃
صاحب عالم — 〃
وجیہ الدین — 〃
عبدالقدوس — 〃
محمد ندیم — 〃
محمد توفیق — 〃
محمد کلیم — 〃
اخلاق احمد — 〃
مقبول احمد — 〃
محمد اسلم — سوم
عبدالودود خان — مترقی
محمد ثانی — 〃
محمد نصیر — 〃
محمد طاہر — 〃
اختر حسین — 〃
محمد زاہد — 〃
ابرار احمد — 〃

درجہ چہارم "ب"

مشتاق احمد — اول
عطاء الرحمٰن اعظمی — 〃
محمد عمران — 〃
محمود عالم — 〃
محمد سعید — 〃
عبدالقدوس — 〃
محمد کامران — 〃
سید سعد مسعود — 〃
نفیس احمد — دوم
محمد نثار خان — 〃
مہدی حسن — 〃

محفوظ الرحمن — دوم
محمد خالد — 〃
ابوالحسنات — 〃
عبدالرحیم — 〃
ابوسفیان — 〃
محمد سلیم — 〃
شمس الدین — 〃
محمد زبیر سیوانی — مترقی
اویس احمد — 〃
محمد رضوان احمد — 〃
سید اشرف الحق — 〃
سید خطیب اشرف — 〃
محمد شمیم — 〃
ارشد علی — 〃
محمد راشد — 〃
محمد ندیم خاں — 〃
جنید عالم — 〃
ریاض احمد — 〃
ذکاء اللہ — 〃

درجہ سوم "الف"

محمد احمد بن ظہور — اول
محمد یحییٰ — 〃
محمد جاوید — 〃
رفیق احمد — 〃
محمد سالم — 〃
محمد شکیل — 〃
محمد عرفان بستوی — 〃
محمد ارقم
سہیل احمد — دوم
محمد راشد — 〃
محمد اسلم — 〃
سید انور حسین — 〃
محمد احمد بن زبیر — 〃
محمد نسیم — 〃
محمد عثمان — 〃
جلیل احمد — 〃
محمد زبیر — مترقی
محمد عامر بن مختار — 〃
محمد فرید — 〃
محمد وسیم — 〃
اشتیاق عالم — 〃

درجۂ سوم "ب"

حفیظ الرحمن — اول
محمد اعظم — 〃
سید سفیان — 〃
رافت محمود — 〃
مشہود الحسن — 〃
محمد یامین — 〃

انوار احمد — اول
احمد عمار لاری — 〃
محمد مطلوب عالم — دوم
محمد کامران — 〃
عزیر عالم — 〃
عطاء الرحمن — 〃
عرفان احمد گونڈوی — 〃
عرفان لکھنوی — مترقی
معراج الحق — 〃
ابو محمد احمد شیخ — 〃
اقبال احمد — 〃
سید محمد نسیم — 〃

درجہ دوم "الف"

ندیم اعظمی — اول
محمد آصف بن یاور حسین — 〃
عبدالحسیب — 〃
احمد الیاس — 〃
سمیع اللہ — 〃
شہود الحسن — 〃
محمد رضوان — دوم
اریب انصار — 〃
محمد ابراہیم — 〃
محمد زبیر — 〃
اشرف علی — 〃
محمد ذاکر — 〃
محمد انس عثمانی — 〃
فیصل اعظمی — 〃
محمد اسماعیل — 〃
عمار مرتضیٰ حسینی — سوم
وکیل احمد بن جمیل احمد — 〃
محمد عارف — مترقی
سراج احمد — 〃
نوشاد علی — 〃
محمد راشد — 〃
محمد آصف بن عبدالمجید — 〃
وکیل احمد بن عبدالحمید — ضمنی حساب
افضال احمد — 〃
عزیز الحسن — 〃

درجہ دوم "ب"

نقی احمد — اول
طالع محمود — 〃
اسد احمد — 〃
محمد سلیم بن شفیق — 〃
محمد وسیم — دوم
محمد عبدالرحیم — 〃
محمد جاوید — 〃
منور احمد — سوم
عبیدالرحمن — 〃

محمد اسلام — سوم
محمد اجمل — مترقی
چودھری ضمیر احمد — 〃
محمد شکیل مترقی — 〃
ظہیر احمد — ضمنی حساب
احتشام لاری — 〃 اردو

درجہ اول

محمد ادریس — اول
عبدالراشد — 〃
سید محمد عرفان — 〃
محمد لبیک — 〃
معراج عالم — دوم
محمد عیاض — 〃
فضل کریم — 〃
محمد عرفان — 〃
محمد شفیق خاں — 〃
محمد فرحان — 〃
محمد غیاث — 〃
محمد یونس — 〃
محمد یوسف — 〃
عبدالحسیب — 〃
محمد منیس — 〃
محمد ارشاد علی — سوم
محمد آصف — 〃
کلیم احمد — 〃
محمد مرسلین — 〃
آفتاب عالم — 〃
محمد پرویز — 〃
وہاب الدین — مترقی
انعام الرحمن — 〃
محمد ناصر — 〃
مسعود عالم — 〃
محمد قاسم — 〃

محمد رابع حسنی ندوی
مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء
[illegible]

اعلان

معہد میں ضمنی امتحان ۷/جون منگل کو ہوگا، جو طالب علم اس روز شریک نہ ہوگا، ناکام قرار دیا جائیگا

ناظر معہد

آپ کی ضرورت کی دو اہم

کتابیں

اللغۃ العربیۃ و دروس اللغۃ العربیۃ السھلۃ

عربی سکھانے کی مفید اور آسان کتاب

یہ ان اسباق کا ایک مختصر مجموعہ ہے جو جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی کے سابق استاد مولانا سید ابوبکر حسنی صاحب نے اپنے تیس سالہ تدریسی دور میں انگریزی تعلیم یافتہ افراد کو عربی سکھانے کیلئے تیار کئے تھے۔

صفحات ۳۲ — قیمت ۵/ روپیہ

جو بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے۔

مقامات حج

مسائل و مقامات دونوں کو سمجھ کر کیجئے!

یہ ایک مختصر کتاب ہے جسے ندوۃ العلماء کے استاد عربی مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی نے مقامات حجاز کے وسیع مطالعہ کے بعد تیار کیا ہے، اور اسمیں ضروری مسائل حج وزیارت کے تذکرہ کے ساتھ حج وزیارت کے نیز حجاز کے اہم مقامات کا جغرافی اور تاریخی تعارف بھی کرا دیا ہے، اس طرح یہ کتاب دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی —— صفحات ۲۰۰ - قیمت ۱۰

ان کتابوں کے علاوہ دیگر اسلامی کتابیں خصوصاً دعوتی مقصد کی، نیز مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی کی تصنیفات، دار عرفات سے طلب کر سکتے ہیں۔

پتہ انگریزی میں بھی لکھئے:

دار عرفات، تکیہ کلاں رائے بریلی - یوپی

DAR-E-ARAFAT, TAKIA KALAN RAE BARELI- 229001 (U.P.)

چند بہترین دینی کتابیں

تالیف:- قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی سابق پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

قاموس القرآن: تمام الفاظ قرآنی کے معانی اور ان کی مکمل صرفی ونحوی تشریح، اہم الفاظ پر مستند مفسرین ومحدثین کے افادات کی روشنی میں جامع ومدلل نوٹ، معارف قرآن کی مستند انسائیکلوپیڈیا،
صفحات ۸۰۰ مجلد -/۳۵

بیان اللسان: تیس ہزار قدیم وجدید الفاظ کی عربی اردو ڈکشنری، ہر لفظ کی مکمل تشریح مع طرز ترتیب انگریزی ڈکشنریوں کے طرز پر، آخر میں ضمیمہ الفاظ جدیدہ، آفسیٹ کی اعلیٰ طباعت
صفحات ۹۴۴ مجلد -/۵۰

سیرت طیبہ: سیرت نبوی پر ایک جدید مستند کتاب، زبان سہل، انداز بیان دل نشیں، اہم واقعات پر قرآن کریم کی روشنی میں بصیرت افروز تبصرے۔ مجلد -/۲۰

شہید کربلا: خلافت راشدہ کے عہد زریں پر جامع تبصرہ۔ دشمنان اسلام کی سازشوں کی نقاب کشائی۔ یزید کی ولی عہدی کی شرعی حیثیت، شہادت امام حسینؓ کے جگر پاش مناظر حدیث وتاریخ کی روشنی میں۔ مجلد -/۱۵

کلام عربی: آسان طریقہ پر عربی سکھانے والی بہترین کتاب۔ -/۵

محصول بذمہ خریدار، پتہ انگریزی میں بھی لکھیں۔

MAKTBA ILMIYA QAZI STREET MEERUT (U.P.)

مکتبہ علمیہ قاضی منزل قاضی اسٹریٹ میرٹھ (یوپی)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

دارالعلوم ندوۃ العلماء محتاج تعارف نہیں ہے، اس کے قیام کو بفضلہ تعالیٰ اٹھانوے ۹۸ سال ہوگئے ہیں، خدا کا شکر ہے کہ اس اثنا میں اس نے گراں قدر علمی اور دینی خدمات انجام دی ہیں، عرصۂ دراز سے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی توجہ اور سرپرستی حاصل ہے جن کے دور نظامت میں وہ ایک عظیم اسلامی مرکز بن گیا ہے، اسلامی تعلیمات کی نشر واشاعت اور دینی زندگی کے لیے اس کے طلبہ، اساتذہ اور کارکنان حسب توفیق کوشاں ہیں۔ ◎ اس وقت دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ ملیشیا، تھائی لینڈ، جنوبی افریقہ، ترینداد، یوگنڈا اور دوسرے ممالک کے طلباء بھی زیر تعلیم ہیں، مختلف ملکوں سے برابر داخلہ کی درخواستیں آتی رہتی ہیں، اللہ کے فضل سے عرب ممالک میں ندوۃ العلماء کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور وہاں کے طلباء میں اس کی تعلیم وتربیت سے استفادہ کی خواہش روز افزوں ہے، ان اسباب کی بنا پر داخلوں کی تعداد میں ہر سال غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے نئی اقامت گاہوں کی ضرورت پیش آرہی ہے، اس کے علاوہ دارالعلوم کے مختلف شعبوں مثلاً دفاتر، اور مزید رہائشی سہولت کے لیے علاحدہ مستقل عمارتیں درکار ہیں۔

رواق نعمانی کے مشرقی بازو کی تکمیل کے باوجود طلبہ کی بڑھتی تعداد کی وجہ سے ان کے قیام کے نظم میں دشواری سامنے آتی رہتی ہے، خاص طور سے بیرونی طلبہ کے قیام کا کوئی مستقل نظم نہیں ہے۔ سرپرستوں کے قیام کی سہولت بھی موجودہ اقامت گاہوں کی تنگی کی وجہ سے ممکن نہیں ہوسکی ہے اس لیے مزید اقامت گاہوں کی ضرورت باقی ہے۔ **حضرات اساتذۂ کرام** کے لیے متعدد رہائشی مکانات کی تعمیر کے باوجود ضرورت باقی ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے مزید رہائشی مکانات تعمیر کرنا ہوں گے۔

پریس اور دفاتر کی عمارت

پریس اور مختلف دفاتر کے لیے علیحدہ ایک عمارت بھی عرصہ سے زیر تجویز رہی ہے تاکہ دارالعلوم کی عمارت صرف تعلیمی اغراض ہی میں استعمال ہو، سارے درجات اسی میں رہیں، جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جائے، چنانچہ اس عمارت کا نقشہ بھی منظور ہو گیا ہے اور اس عمارت کی تعمیر بھی ہونا ہے۔ ◎ دارالعلوم کی وسیع مسجد چند ہی برسوں میں دو مرتبہ توسیع کے مرحلہ سے گذر چکی ہے۔ طلبہ کے اضافہ کی وجہ سے پھر تنگی محسوس ہونے لگی ہے۔

اہل خیر حضرات سے ....

تحفیظ القرآن، مدرسہ ثانویہ کے طلبہ کی جماعت، الگ الگ ان کے دار الاقامہ میں ہوتی ہے، یہ مسئلہ فوری توجہ کا مستحق ہے

آب رسانی ادھر کئی سال سے موسم گرما میں پانی کی قلت ہو رہی ہے، اہالیان حدود دارالعلوم کو جو کچھ پریشانی ہوتی ہے وہ تو ہوتی ہی ہے، تعمیری کام بالکل بند ہو جاتے ہیں، خیال ہے کہ ایک بڑی ٹنکی اور بڑے ٹیوب ویل کا انتظام ہو جائے، تو انشاء اللہ اس سے پریشانی دور ہو جائے گی، لیکن اس منصوبہ کے لیے ایک بڑی رقم کی ضرورت ہے، اور منجملہ ان ضروریات کے بجلی کے نظام میں بھی تبدیلی لائی جا رہی ہے، ان تمام کاموں کی تکمیل کے لیے کثیر رقم کی ضرورت ہے اہل خیر حضرات سے امید ہے کہ اس کام میں دل کھول کر حصہ لیں گے۔

معہد دارالعلوم

دارالعلوم اور خاص طور پر معہد دارالعلوم میں باوجود وسعت کے تنگی محسوس ہونے لگی ہے۔ امسال کثیر طلبہ کو واپس کیا گیا ہے، اسی طرح دارالعلوم میں بہت سے داخلے محض انہی مجبوریوں کی بنا پر نہیں کیے جا سکے، یہ صورت حال ذمہ داران دارالعلوم کے لیے باعث فکر ہے اور محض جگہ کی تنگی کی وجہ سے شائقین علم دین کو واپس کرنا، نیز مقیم طلبہ کی بڑھتی ہوئی دشواریاں اور ضرورتیں ان کی فکر وبے چینی میں مزید اضافہ کا باعث ہیں، علاوہ ازیں عمارتوں اور ضروری تعلیمی سامان کی کمی کی وجہ سے بہت سے مفید علمی و دینی منصوبے پوری توجہ ویکسوئی کے محتاج رہتے ہیں۔

جدید اعداد و شمار

سال رواں حفظ، ابتدائی، ثانوی، دراسات علیا اور مقامی مکاتب میں زیر تعلیم طلبہ کی مجموعی تعداد ۳۹۰۰ ہے۔ ان گذارشات کے بعد آپ سے ہماری درخواست ہے کہ وقت کی اس اہم ضرورت اور دارالعلوم کی افادیت کو سمجھتے ہوئے پوری فراخدلی اور ہمت سے کام لے کر ان تمام کاموں میں بھرپور تعاون فرمائیں کہ ہندوستان میں علوم دینیہ کے مراکز کی حفاظت کی اس سے بہتر کوئی سبیل اور اس سے زیادہ پائیدار کوئی صدقہ جاریہ نہیں۔

نوٹ: چک، ڈرافٹ، منی آرڈر مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔ مرسلہ رقم جس مد کی ہو اس کی صراحت ضروری ہے۔ چک یا ڈرافٹ پر صرف یہ لکھیے:-
NAZIM NADWAT-UL-ULAMA. P.O. BOX NO, 93. NADWA LUCKNOW-7
ناظم ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس ۹۳، ندوہ، لکھنؤ ۷